Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

مسیح موعود نمبر

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ

جلد	۶۹/۳۴	۲ جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ ۲۰ امان ۱۳۵۹ہش ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء	نمبر ۶۶

منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کُوْنُوْا لِوَجْہِ اللّٰہِ مِنْ اَعْوَانِیْ

(خالصاً للہ میرے انصار میں سے بن جاؤ)

اَلْوَقْتُ یَدْعُوْ مُصْلِحًا وَّ مُجَدِّدًا ۔ فَاْرَنُوْا بِنَظْرٍ طَاھِرٍ وَّ جَنَانٍ

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے۔ سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو۔

اَتَظُنُّ اَنَّ اللّٰہَ یُخْلِفُ وَعْدَہٗ ۔ اَفَاَنْتَ تُنْکِرُ مَوْعِدَ الْفُرْقَانِ

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کریگا۔ کیا تو فرقان کے وعدے سے انکار کرتا ہے

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتْرُکُوْا طُرُقَ الْاِبَا ۔ کُوْنُوْا لِوَجْہِ اللّٰہِ مِنْ اَعْوَانِیْ

اے لوگو! سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو اور خالصاً للہ میرے انصار میں سے بن جاؤ۔

یَا اَیُّھَا الْعَادُوْنَ فِیْ جُھَلَاتِھِمْ ۔ تُوْبُوْا مِنَ الْاِفْسَادِ وَ الطُّغْیَانِ

اے وے لوگو! جو باطل میں حد سے گزر گئے ہو فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو۔

لَا تُغْضِبُوا الْمَوْلٰی وَ تُوْبُوْا وَاتَّقُوْا ۔ وَ کَخَائِفٍ خِرُّوْا عَلَی الْاَذْقَانِ

اے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوڑیوں کے بل گرو

اَلْقَمَرُ یَھْدِیْکُمْ اِلٰی نُوْرِ الْھُدٰی ۔ وَالشَّمْسُ تَدْعُوْکُمْ اِلَی الْاِیْمَانِ

چاند تمہیں ہدایت کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے۔

ظَھَرَتْ لَکُمْ اٰیَاتُ خَلَّاقِ الْوَرٰی ۔ فِیْ مُلْکِکُمْ لِمُؤَیِّدٍ سُبْحَانِیْ

تمہارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہو گئے وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کے لئے ظاہر ہوئے

(نور القرآن حصہ ثانیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲؍جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ
۲۰؍امان ۱۳۵۹ہش
۲۰؍مارچ ۱۹۸۰ء

گزشتہ صدی کے انتہائی پُرآشوب دور میں عالمگیر غلبۂ اسلام کی مستحکم بنیاد

گزشتہ صدی کا آخری نصف حصہ اس لحاظ سے ایک انتہائی پُرآشوب دور تھا کہ تمام مسلمان ملک ایک ایک کر کے اغیار کے قبضہ میں جا رہے تھے۔ مسلمانوں کے ضعف و اضمحلال کے اس زمانہ میں ایک اور بڑی آفت جس نے سر اٹھا کر تنزل و ادبار کی رہی سہی کسر پوری کر دی تھی وہ عیسائی دنیا میں مشنری سوسائٹیوں اور تنظیموں کا قیام اور ان کا یہ عزم تھا کہ وہ مسلمانوں سمیت دنیا کی تمام دوسری اقوام کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنا کر ہی دم لیں گی۔ اسی طرح بعض دوسرے مذاہب بالخصوص ہندو دھرم اور اس کے بعض متشدد فرقے اسلام کو مٹانے پر تُلے ہوئے تھے۔ تیسری مہیب آفت جس نے اس زمانہ میں سر اُٹھایا صرف مسلمانوں کے لئے ہی خطرہ کا باعث نہ تھی بلکہ جملہ اہل مذاہب کے لئے خطرہ کے ایک زبردست الارم کی حیثیت رکھتی تھی اور وہ تھی غلط فلسفہ اور اس کے خود ساختہ اصولوں پر مبنی سراسر مادی نظریات کی ترویج اور اس کی آڑ میں دہریت کی ترغیب۔

صورتِ حال اُس وقت یہ تھی کہ ایک طرف مختلف مذاہب اگرچہ اپنی بگڑی ہوئی غیر فطری تعلیم کی وجہ سے موت کی آغوش میں جا چکے تھے۔ بایں ہمہ ان مُردہ مذاہب کے مادی اعتبار سے ترقی یافتہ پیروکار مسلمانوں کی کمزوری اور پسماندگی سے فائدہ اُٹھا کر رُوئے زمین کے واحد زندہ مذہب یعنی اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے پَر تول رہے تھے اور دوسری طرف مادی فلسفوں کی آغوش میں پرورش پانے والی دہریت کا عفریت اپنی تمام تر ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ ان سب اہل مذاہب کے سروں پر منڈلا رہا تھا اور وہ اپنی اپنی جگہ اس سے بے خبر تھے۔ اِدھر تمام مذاہب کا زور اسلام کے خلاف صرف ہو رہا تھا اور اُسے مٹانے کی دوڑ دھوپ میں انہوں نے آسمان سر پہ اُٹھا رکھا تھا اور اُدھر دہریت کا مخفی سیلاب سرے سے مذہب ہی کو بہا لے جانے اور اُسے کالعدم کر دینے کے لئے اندر ہی اندر پنپ رہا تھا۔

ایسے پُرآشوب زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو نہ صرف دیگر مذاہب کے جارحانہ حملوں سے بچانے اور اندر ہی اندر پنپنے والے دہریت کے سیلاب کے خطرناک ریلے سے محفوظ کرنے کے لئے بلکہ ان دو طرفہ حملوں کو ناکام بنا کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے نہ صرف محکم دلائل اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ مروجہ مذاہب کے بطلان اور ان کے بالمقابل اسلام کی حقانیت و افضلیت کو آشکار فرمایا بلکہ اسلام کی ایک خاص اور نمایاں طور پر استیلائی فضیلت کے عملی ثبوت کے طور پر خود اپنے وجود کو پیش کر کے اسلام کے مخالفین پر ایک ایسا وار کیا کہ بیک وقت جملہ دیگر مذاہب کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ساتھ کے ساتھ دہریت کی جڑ بھی کٹ کر رہ گئی۔

وہ وار یا حربہ یہ تھا کہ آپ نے جملہ اہل مذاہب کو مخاطب کر کے یہ اعلان فرمایا کہ سچا مذہب صرف وہ ہو سکتا ہے جو انسان کا براہ راست خداتعالیٰ سے تعلق قائم کرا دے یعنی یہ کہ خداتعالیٰ اُس سے پیار کرنے لگے اور نہ صرف پیار کرنے لگے بلکہ پیار کے ثبوت کے طور پر وہ اُس سے ہمکلام ہو، اس کی دعاؤں کا اسے جواب دے اور انہیں قبول کر کے اپنے پیار کے جلوے ظاہر فرمائے اور چونکہ بجز اسلام کے اور کوئی مذہب نہیں جو خداتعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف عطا کر سکے۔ اس لئے اب جملہ مذاہب میں سے صرف اور صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور باقی تمام مذاہب مُردہ ہو چکے ہیں۔ یہ ایک ایسا زبردست حربہ تھا کہ جس نے تمام مذاہب کو جو اپنی اپنی جگہ اسلام کو بیخ و بُن سے اُکھاڑنے پر تلے ہوئے تھے لاجواب و ساکت کر دیا اور دہریوں کی بھی جو سرے سے خُدا کے وجود ہی کے قائل نہ تھے سٹّی گُم اور زبان گُنگ ہوئے بغیر نہ رہی۔ عقلی موشگافیوں سے کام لے کر تو ہر کوئی اپنے دل کو تسلّی دے سکتا ہے لیکن خداتعالیٰ سے از خود ہمکلامی کا شرف حاصل کرنا اور نشان نمائی کے وصف سے متصف ہونا کسی کے بھی بس میں نہیں۔ یہ شرف تو صرف اُنہی کو مل سکتا ہے جنہیں خداتعالیٰ خود یہ شرف عطا کرے اور وہ اب یہ شرف اُنہی کو عطا کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کر کے اسلام پر سچے دل سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی اس بے مثال و لازوال فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خدا ملے۔ زندہ خُدا وہ ہے جو ہمیں بلاواسطہ ملہم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلاواسطہ ملہم کو دیکھ سکیں۔ سو میں تمام دُنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خُدا اسلام کا خُدا ہے۔ وہ مُردے ہیں، نہ خدا جن سے اب کوئی ہمکلام نہیں ہو سکتا، اُسکے نشان نہیں دیکھ سکتا ..... اس اشتہار کے دینے سے اصل غرض یہی ہے کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی۔ جیسے اوّل ہے ویسے ہی آخر ہے۔ سچا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا۔ سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی کیا آریہ کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کیلئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خُدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے ہمارا زندہ خُدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔"
(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۱۴ تا ۱۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام صرف دیگر مذاہب اور مادی فلسفوں کے حملوں سے بچانے کے لئے ہی مبعوث نہیں ہوئے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا چنانچہ اس غرض کے پیش نظر آپؑ نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت متقی اور پاکباز انسانوں کی ایک جماعت قائم فرمائی اور اپنی قوت قدسیہ کی مدد سے ان کا ایسا تزکیہ فرمایا کہ وہ حسب استعداد باخدا ہی نہیں بلکہ خدا نما وجود بن گئے اور دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے انہوں نے تن مَن دھن کی بازی لگا دی۔ اس طرح آپؑ نے اُس پُرآشوب دور میں اشاعت و غلبۂ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کر دکھائی۔ اس مستحکم بنیاد پر غلبۂ اسلام کی رفیع الشان عمارت تعمیر ہونے کی بشارت دیتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:۔

"خُداتعالیٰ نے اس گروہ کو (جو آگے چل کر جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہوا۔ ناقل) اپنا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دیگا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کریگا۔ وہ خود اسکی آبپاشی کریگا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔"
(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

چنانچہ ایسا ہی ہوا دُنیا دیکھ رہی ہے کہ اُونچی جگہ پر رکھے جانے والے اس روشن چراغ کی روشنی دنیا کے چاروں طرف پھیل رہی ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کونسا براعظم ہے جہاں اس کی روشنی نہیں پہنچی۔ چاروں اطراف میں اس کی روشنی پھیل رہی ہے اور اقوام عالم کے سعید الفطرت انسانوں کے دلوں کو منور کر رہی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے کہ جب اسلام ساری دُنیا میں غالب آکر اس کے ہر گوشے اور ہر کونہ کو منور کر دکھائے گا اور

أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا

کا پُرکیف نظارہ سب کی آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ ایسا ہوگا اور ضرور ہو کر رہے گا اس لئے کہ یہ اُس خُدائے قادر و توانا کی نافذ کردہ تقدیر ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

میں سچ سچ کہتا ہوں میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں

اس نے مجھے اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں رسول اللہ کی عظمتیں دنیا پر ظاہر کروں

آسمانی نور دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے، اسے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ

خدا نے مجھے علمِ قرآن بخشا ہے اور حقائق و معارف عطا کئے ہیں میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ

۱۔ "یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں؛ چاہو تو قبول کرو چاہو تو رد کرو۔ مگر تمہارے رد کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرمادیا ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۶)

۲۔ "میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُرآشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں ...... میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے، اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق و معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔" (برکات الدعا صفحہ ۲۴ تا صفحہ ۲۵ ایڈیشن ۱۹۶۸ء)

۳۔ "اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کے لئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا۔ لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔ ...... اگر خدا تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا۔ اور اس کا نام و نشان تک مٹ جاتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

۴۔ "آسمانی نور اترا ہے اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی وہ اس کو ضائع کر دیتی ہے تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو اور ٹھوکر کھا کر اندھے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ مادرِ مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے۔ مگر تم ان پر قدم مارنے کے لئے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی۔ تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

كَلَامُ الْإِمَامِ اِمَامُ الْكَلَامِ

امامِ آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا پُرمعارف منظوم کلام

منظوم فارسی کلام

من نہ از خود ادّعائے کردہ ام

(میں نے اپنے پاس سے یہ دعویٰ نہیں کیا)

او چو برکس مہربانی مے کند
از زمینی آسمانی مے کند

وہ خدا جب کسی پر مہربانی کرتا ہے
تو اسے زمینی سے آسمانی بنا دیتا ہے

عزتش بخشد ز فضل و لطف و جُود
مہر و مہ را پیشش آرد در سجود

اپنے فضل اور لطف و کرم سے اسے عزت بخشتا ہے
سورج اور چاند کو اس کے سامنے سجدہ میں گرا تا ہے

من نہ از خود ادّعائے کردہ ام
امرِ حق شد اقتدائے کردہ ام

میں نے اپنے پاس سے دعوےٰ نہیں کیا
بلکہ خدا کے حکم کی پیروی کی ہے

کارِ حق است ایں نہ از مکرِ بشر
دشمنِ ایں دشمنِ آں داد گر

یہ خدا کا کام ہے نہ کہ انسان کا مکر
اس کام کا دشمن انصاف کرنے والے خدا کا دشمن ہے

آں خدا کیں عاجزے را چیدہ است
رحمتش در کوئے ما باریدہ است

وہ خدا جس نے اس عاجز کو منتخب کیا ہے
اُس کی رحمت ہماری گلی میں برس رہی ہے

مُردم و جاناں پس از مردن رسید
گم شدم آخر رُخے آمد پدید

میں جب اس کی راہ میں مر گیا تو مرنے کے بعد میرا معشوق آگیا
میں جب اس کی راہ میں فنا ہو گیا تو اس کا چہرہ مجھ پر ظاہر ہو گیا

من ندارم مایۂ کردارہا
عشق جوشید و از و شد کارہا

میرے پاس اعمال کا ذخیرہ نہیں بلکہ عشق کا جوش تھا جس سے یہ سب کام ہو گئے

بہرِ من شد نیستی طورِ خدا
چوں خودی رفت آمد آں نورِ خدا

میرے لئے نیستی ہی خدا کا طور بن گئی
جب خودی جاتی رہی تو خدا کا نور آگیا

(سراج منیر)

منظوم اردو کلام

خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح!
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملّت کے ہے کوئی گلِ رعنا کِھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمرِ دنیا سے بھی اب ہے آگیا ہفتم ہزار

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

(منقول از براہین احمدیہ حصہ پنجم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین بنیادی باتیں اپنی جماعت کو سکھائی ہیں

ہمارا خدا زندہ خدا ہے، ہمارے رسول محمد مصطفےٰ زندہ رسول ہیں، ہماری کتاب قرآن مجید زندہ کتاب ہے،

ان تین بنیادی باتوں پر ہی ہماری طاقت کا انحصار ہے اور ان کے نتیجہ میں ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر نومبر ۱۹۶۶ء کا ایک اہم اقتباس

"..... پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق وہ وقت بھی آیا جب اس اندھیرے کے زمانہ کو نور کے زمانہ سے بدلنا مقدر تھا اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے اور خدا تعالےٰ نے آپکو الہاماً بتایا ... تو ہی میرا وہ عبد محبوب ہے جس کو میں نے پھر اسلام کو دنیا پر غالب کرنے اور ادیانِ باطلہ پر فتح پانے کے لئے کھڑا کیا ہے، پس اٹھ اور اپنے گوشۂ تنہائی کو چھوڑ اور اس حجرہ سے باہر نکل جس میں چھپ کر تو میری عبادت کرتا ہے اور میدانِ مجاہدہ میں اتر اور دنیا کو پکار کر کہہ کہ اسلام کے غلبہ کے دن آگئے ہیں اٹھو اور میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے علوم قرآنی کو ازبر تو سیکھو اور پھر دنیا کے استاد بن کر دنیا میں پھیلو اور دنیا کو انوارِ قرآنی سے متعارف کراؤ۔

پھر خدا نے کہا ...... ہم اس قدر دلائل اور براہین تمہیں عطا کریں گے کہ یہ زمانہ جو علوم کا زمانہ ہے اور جس میں انسان ستاروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے اس زمانہ کے بڑے بڑے عقلمند اور عالم اور سائنسدان ان دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے پس اٹھو اور مجھ پر بھروسہ کرتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کو تمام دنیا میں پھیلاؤ۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے رب کی نظر میں یہ مقام ہے۔ اور یہ کام ہے جس کی خاطر آپ کے رب نے آپکو دنیا میں مبعوث فرمایا جو دلائل دیئے وہ تو ایک سمندر ہے اس کا چند منٹوں چند دنوں میں یا چند مہینوں میں یا چند سالوں میں یا چند صدیوں میں بھی بیان کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ سمندر کے قطروں کا گننا آسان ہے لیکن ان دلائل کو اعداد و شمار میں باندھ دینا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے سکھائے مشکل ہے۔ لیکن تین بنیادی چیزیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو سکھائی ہیں اور در اصل وہی تین بنیادی چیزیں ہیں جن پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری طاقت کا انحصار ہے اور جن کے نتیجہ میں ہم دنیا میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

پہلی چیز یہ ہے کہ اسلام جس خدا سے ہمارا تعلق پیدا کرنا چاہتا ہے وہ زندہ خدا ہے ...... یہی وہ چیز ہے جس کے نتیجہ میں وہ لوگ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہنے والے یورپ امریکہ اور افریقہ کے لوگ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوتے جا رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی وہ قدر کرتے ہیں جو واقعہ میں کرنی چاہیئے وہ خدا کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکتے۔ کیونکہ زندہ خدا اپنی زندہ طاقتوں اور زندہ قدرتوں کے ساتھ ان پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

دوسری بنیادی چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دی وہ "زندہ رسول" ہے ..... (آپ نے فرمایا ہمارا رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہے اس کے فیوض، اس کی روحانیت اور اس کی قوتِ قدسیہ جس طرح پہلے تھی اب بھی ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ جو برکات آپؐ کے ذریعہ سے پہلے لوگوں نے حاصل کیں وہ اب بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اور میں اس بات کا زندہ گواہ ہوں میں اپنی زندگی اور دلائل سے ثابت کر سکتا ہوں اور نمونہ سے بتا سکتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک زندہ وجود ہے۔

تیسری چیز جو بنیادی طور پر آپؑ نے جماعت کے ہاتھ میں دی وہ زندہ کتاب تھی ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک زندہ کتاب ہمارے سامنے رکھی اور فرمایا قرآن کریم کے علوم پیچھے نہیں رہ گئے بلکہ قیامت تک کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے کے مواد اس میں موجود ہیں .....

یہ تین چیزیں یہ تین زندگیاں، یہ تین طاقتیں ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں متعارف کیا اور جن کے متعلق ہمارے دل میں پختہ یقین پیدا کیا وہ یہ کہ قرآن کریم زندہ کتاب ہے، وہ یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں اور وہ یہ کہ ہمارا خدا جس نے قرآن کریم نازل کیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا وہ زندہ خدا، زندہ طاقتوں اور زندہ قدرتوں والا خدا ہے۔"

(الفضل ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساقی بہ خمستانِ مسیح محمدؐ است

چہ دلربا زبانِ مسیح محمدؐ است
چہ دلکش بیانِ مسیح محمدؐ است

کلکے کہ رازِ آیہ قالوا بلیٰ کشود
حقا کہ در بنانِ مسیح محمدؐ است

در شش جہات نقشِ بہارے کہ بنگری
از دستِ گلفشانِ مسیح محمدؐ است

آہِ رسا کہ دردِ محبت بجس نہ داد
از بہرِ عاشقانِ مسیح محمدؐ است

اے بیخبر بہ گنبدِ گردوں چہ می کنی
برتر ازاں جہانِ مسیح محمدؐ است

با تشنگانِ دید مبشر خبر دہید
ساقی بہ خمستانِ مسیح محمدؐ است

مبشر احمد راجیکی

سنو آگیا وہ مسیحائے ثانی

اٹھو کھل گئے آسماں کے دریچے
وہ طور و حرا کی اداؤں کا محرم
وہ برجِ طریقت کا ماہِ منوّر
وہ اقوامِ عالم کا موعود رہبر

سنو آگیا وہ مسیحائے ثانی
وہ عہدِ محبت کی زندہ نشانی
وہ دُرجِ حقیقت کا لعلِ یمانی
وہ اقلیمِ تقویٰ کا صاحبقرانی

وہ محبوبِ یزداں تمنائے ملّت
وہ شاہِ جہاں احمدِ قادیانی

(مصلح الدین احمد راجیکی مرحوم)

پرچم اسلام اب ہر ملک پہ لہرائیگا

اے حبیبِ کبریا اے انبیاءؑ کے تاجدارؐ
بے نواؤں کے سہارے غمزدوں کے غمگسار

اے سراج السالکیں اے رحمۃؐ للعالمین
اے کہ تو ہے نورِ عینِ اوّلین و آخرین

اے شفیع المذنبینؐ فخرِ رسلؐ خیر الانامؐ
ذاتِ اقدس پر تری ہر آن ہوں لاکھوں سلام

تیرا ہر کردار لاثانی ہر اُسوہ بے مثال
ختم ہے اے سید الابرارؐ تجھ پر ہر کمال

رہبرِ انساں پئے انساں فقط ہے تیری ذات
پا نہیں سکتا وہ تجھ بن قربِ ربِّ کائنات

تو ہے فطرت کے تخیل کا وہ نقشِ اوّلیں
ہو گیا جو موجبِ تخلیقِ افلاک و زمیں

ہر گناہ کے زہر کا تریاق ہے تیرا کلام
قلبِ مضطر کے لئے تسکین و راحت تیرا نام

تو نے کفر و شرک و باطل کو کچل کر رکھ دیا
عالمِ انسانیت کا رُخ بدل کر رکھ دیا

ختم ہے تجھ پر ہی اے میرِ عربؐ پیغمبری
سونپ دی تجھ کو خدا نے ہر زماں کی رہبری

پیکرِ نور و ہدیٰ و فیض ہے تیرا وجود
بھیجتا ہے تجھ پہ خلّاقِ دو عالم بھی درود

پھر تری اُمت کے غلبہ کا زمانہ آگیا
مہرِ قرآنی ہے ظلمت کو مٹاتا جا رہا

شکر للہ دین کی تجدید کے بطلِ جلیل
حضرتِ عیسیٰؑ مسیحؑ و ابنِ مریمؑ کے مثیل

پیشگوئی کے مطابق آ گئے اپنے وقت پر
دشمنانِ دینِ حق پر پا گئے فتح و ظفر

پرچم اسلام اب ہر ملک پہ لہرائیگا
سارا عالم عالمِ اسلام پھر کہلائیگا

عبدالصمد صدیقی امرتسری ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تحقیقی مقالہ

۲۳ مارچ کی تاریخی اہمیت

تاریخ اسلام کے تین مہتم بالشان واقعات کی روشنی میں

آسمان پہ سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں ٭ کوئی ہو جائے اگر بندۂ فرماں تیرا (درثمین)

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

> "آج پاکستان کی آزادی کا دن ہے ..... اس کو ہمیں دنیوی بات نہیں سمجھنی چاہیئے بلکہ چونکہ پاکستان کی ترقی اور طاقت کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کا بڑا گہرا تعلق ہے اس لئے ہمیں اس کو دین کا ہی حصہ سمجھنا چاہیئے .... اور ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ جہاں جہاں وہ ہیں اس دن ... خوشی منائیں، چراغاں کریں اور غرباء میں کھانا تقسیم کریں ... دعائیں کریں اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس دن کو منائیں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان کی طاقت کو بڑھائے .... تاکہ ہم صرف اس پر خوش نہ ہوں کہ ہمیں ایک حکومت حاصل ہے بلکہ ہمیں وہ حکومت حاصل ہو جس میں محمد رسول اللہ کا بھی حصہ ہو"
>
> (خطاب حضرت مصلح موعودؓ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء
> مندرجہ رپورٹ مشاورت ۱۹۵۷ء صفحہ ۵۳ - ۵۶)

ایام اللہ کا تذکرہ

کلام اللہ میں حکم دیا گیا ہے کہ

ذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ط (ابراھیم ۶)

یعنی مومنوں کو خاص انعامات کے ایام یاد دلاتے رہو۔

حضرت ابن عباسؓ حضرت سعیدؓ بلکہ پیغمبر عرب و عجم مزکّیٔ اعظم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی معنی مروی ہیں، حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ یا حضرت زبیرؓ کا بیان ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے خطبات میں ایام اللہ کا تذکرہ فرماتے تو حضورؐ کے چہرۂ مبارک کی کیفیت ہی اور ہوتی جسے ہم معلوم کر لیتے تھے۔ (در منثور للسیوطیؒ)

۲۳ مارچ کا دن بھی یقیناً ان ایام اللہ میں سے ہے جن کا ذکر مبارک سال میں کم از کم ایک بار تو امتِ مسلمہ کے سامنے ضرور آ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس تاریخی دن کے ساتھ تین ناقابلِ فراموش واقعات وابستہ ہیں۔ ایک اہم واقعہ عہد نبوی میں رونما ہوا اور دو کا تعلق چودھویں صدی ہجری کے شروع اور وسط سے ہے۔ یہ دونوں واقعات برصغیر ہند و پاک کی اس سرزمین پر ظہور پذیر ہوئے جس کی نسبت علامہ حضرت مولانا سید غلام علی بلگرامی آزاد قدس سرہ نے اپنی مشہور تالیف "سبحۃ المرجان" میں متعدد احادیث و روایات کی بناء پر یہ ثابت کیا ہے کہ یہی برصغیر حضرت آدم (ابو الانبیاء علیہ السلام) کا ہبیط ہونے کے باعث آفتابِ نبوت کا مشرق اور وحی الٰہی کا پہلا مورد تھا۔ اسی کی خاکِ پاک سے روحانی ترقیات اور معارف کے سلسلہ کا افتتاح ہوا اور "میثاق النبیین" کا روحانی عہد اسی سرزمین میں لیا گیا۔

وہ تین اہم واقعات جن کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں:۔

اوّل۔ غزوۂ اُحد۔ دوم۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد۔ سوم۔ قرارداد پاکستان

عجیب اتفاق ہے کہ حکمتِ خداوندی کے مطابق تینوں وقائع کی تاریخ ۲۳ مارچ ہے۔ اور تینوں ہی ہفتہ کے روز وقوع پذیر ہوئے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

غزوۂ اُحد

غزوۂ اُحد ۳ھ مطابق ۶۲۵ء میں مدینہ سے باہر ہوا۔ اس عظیم اسلامی معرکہ کی عظمت و اہمیت اس سے بخوبی عیاں ہے کہ یہی وہ غزوہ ہے جس کے بارہ میں سورۂ آل عمران کی ساٹھ آیات نازل ہوئیں۔ کفر و اسلام کی یہ جنگ متفقہ طور پر ماہ شوال میں لڑی گئی۔ مگر شوال کی کونسی تاریخ تھی؟ اس بارے میں قدیم مورخین اسلام (رحمہم اللہ اجمعین) میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت عمر بن سعد الزہریؒ (۱۶۸ھ - ۲۳۰ھ) اور حضرت ابن اثیر جزریؒ (۵۵۰ھ - ۶۳۰ھ) کی رائے میں یہ سات شوال تھی (ملاحظہ ہو طبقات کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۵۔ تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۵۶) حضرت محمد ابن اسحاق (۸۵ھ - ۱۵۰ھ) علم مغازی و سیر کے متبحر عالم ہیں اور ممتاز تابعین میں شمار ہوتے ہیں اور اکثر بعد کے مورخین انہی کے خوشہ چین ہیں، آپ کی طرف دو نظریے منسوب کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ غزوۂ اُحد ۱۵ شوال کو ہوا۔ دوسرا یہ کہ اس کی معین تاریخ ۱۱ شوال تھی۔ (تاریخ ابن ہشام و تاریخ الخمیس واقعہ غزوۂ اُحد) حضرت ابن ہشام (۱۲۳ھ - ۲۱۳ھ) جیسے عالی پایہ اور نہایت ثقہ مورخ کی تحقیق کے مطابق اس روز ۱۶ شوال تھی۔ مگر دوسرے بزرگ یہ واقعہ ۸ یا ۹ شوال کا بتلاتے ہیں۔ (تاریخ الخمیس) خلاصہ یہ کہ چھ مختلف آراء ہوئیں۔

ایک محقق کا اس صورت حال کو دیکھ کر پریشان خاطر ہونا ناگزیر ہے۔ مگر خدا غریق رحمت کرے مورخ اسلام حضرت قاضی حسین بن محمد دیار بکری مالکیؒ (متوفی ۹۶۶ھ) کا کہ انہوں نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "تاریخ الخمیس" میں یہ امر بیان کر کے اصل حقیقت تک رسائی پانے کے لئے تاریخ کے ہر طالب علم کے ہاتھ میں گویا ایک قیمتی چابی رکھ دی ہے کہ

كَانَتْ هٰذِهِ الْوَاقِعَةُ الْمَشْهُوْرَةُ يَوْمَ السَّبْتِ فِيْ شَوَّالَ سَنَةَ ثَلَاثٍ بِالْاِتِّفَاقِ۔

(تاریخ الخمیس جلد ۱ صفحہ ۴۲۳)

فرماتے ہیں کہ یہ مشہور واقعہ بالاتفاق شوال ۳ھ میں ہفتہ کے روز رونما ہوا تھا۔

اب اگر ہم پندرہ سو سالہ ہجری کیلنڈر کی مستند کتاب "التوفیقات الالہامیہ" (مؤلفہ مختار پاشا مصری) کی روشنی میں تفحص کریں تو مؤرخین اسلام کی مجوزہ تاریخوں میں سے صرف ۷ شوال ہی کی واحد تاریخ ہے۔ جو ہفتہ کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے اور شمسی لحاظ سے یہ دن بلاشبہ ۲۳ مارچ ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ "التوفیقات الالہامیہ" سے ماخوذ مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہے۔

قمری تاریخ	شمسی تاریخ	دن
۱ شوال ۳ھ	۱۷ مارچ ۶۲۵ء	اتوار
۲ شوال "	۱۸ مارچ "	سوموار
۳ شوال "	۱۹ مارچ "	منگل
۴ شوال "	۲۰ مارچ "	بدھ
۵ شوال "	۲۱ مارچ "	جمعرات
۶ شوال "	۲۲ مارچ "	جمعہ
۷ شوال "	**۲۳ مارچ "**	**ہفتہ**
۸ شوال "	۲۴ مارچ "	اتوار
۹ شوال "	۲۵ مارچ "	سوموار
۱۰ شوال "	۲۶ مارچ "	منگل
۱۱ شوال "	۲۷ مارچ "	بدھ
۱۲ شوال "	۲۸ مارچ "	جمعرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمری تاریخ	شمسی تاریخ	دن
۱۳ شوال ۳ھ	۲۹ مارچ ۶۲۵ء	جمعہ
۱۴ شوال "	۳۰ مارچ "	ہفتہ
• ۱۵ شوال "	۳۱ مارچ "	اتوار
• ۱۶ شوال "	یکم اپریل "	سوموار

مورخین اسلام کی مجوزہ چھ تاریخیں جو گول اور سیاہ دائرہ کے ساتھ دی گئی ہیں قارئین کرام کے سامنے ہیں اور بالبداہت واضح کر رہی ہیں کہ ان تاریخوں میں سے صرف ۲۳ مارچ ۶۲۵ء کی شمسی تاریخ ہی ہے جو ہفتہ کے روز بنتی ہے۔ پس قطعی طور پر یہی دن غزوۂ اُحد کا قرار پاتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس غزوہ کی جو تفصیلات قرآن، احادیث نبویؐ اور کتب تاریخ سے ہمیں ملتی ہیں ان کا نچوڑ یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہؓ نے شروع جنگ میں شجاعت کے مثالی کارنامے دکھائے۔ مگر آنحضورؐ کے ارشاد مبارک کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے یہ جیتی ہوئی جنگ بظاہر شکست میں تبدیل ہوگئی۔ اور نہ صرف ستر صحابہؓ کو جام شہادت نوش کرنا پڑا اور ۴۰ کو سخت زخم آئے۔ بلکہ خود آنحضرتؐ کے دو مبارک دانت میدانِ کارزار میں شہید ہوگئے۔ خود کی دو کڑیاں حضورؐ کے رخسارِ انور میں پیوست ہو کر رہ گئیں اور جسم اطہر سے آپؐ کا مقدس خون فوارہ کی طرح بہہ نکلا۔ جس کے ایک ایک قطرہ پر پوری کائنات کو قربان کر دیا جاتا۔ تو وہ ہیچ اور محض بے حقیقت چیز سمجھی جاتی۔ حتیٰ کہ آپؐ کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی۔ اور پھر عشاق رسولؐ نے اپنے خون سے وادیٔ اُحد کو لالہ زار بنا کر اپنے ایمان پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ یہ خلاصہ سو فیصدی درست ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ ایک عارف دماغ اور روح اسلامی سے سرشار دل یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ غزوۂ اُحد اسلامی انقلاب کا ایک نیا موڑ اور جدید سنگ میل ہے جس نے آئندہ تاریخ کا دھارا بدل کر رکھ دیا۔ وقتی شکست بھی آنحضرتؐ کا اعجازی نشان تھی۔ اس لئے کہ حضورؐ نے جنگ سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ میں نے تلوار کو گھمایا اور وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پھر میں نے اسی شکستہ تلوار کو گھمایا تو وہ اچھی اور درست حالت میں ہوگئی۔ جو مسلمانوں کے بالآخر فتح یاب ہونے کی بشارت تھی۔ جو ہو بہو پوری ہوئی۔ دراصل کفار مکہ کی یہ ناگہانی یورش صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدانما شخصیت سے بدر کی ہزیمت کا انتقام لینے کے لئے تھی۔ جس کے پیچھے حضورؐ کو شہید کر دینے کی خوفناک سازش کے سوا اور کوئی جذبہ کارفرما نہیں تھا اور معاندین اسلام نے جنگ کے موقعہ پر اس کا کھلے رنگ میں اظہار بھی کر دیا۔ چنانچہ بیہقی نے سعید المسیب سے روایت کی ہے کہ ابی ابن خلف زرہ اور خود اور دوسرے اسلحہ و سامان حفاظت سے لدے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور یہ کہنے لگا کہ (معاذ اللہ) محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگلی مرتبہ تو بچ گئے۔ مگر اب ان کو ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ لیکن ہوا یہ کہ اُحد کا میدان کارزار گرم تھا کہ اس نے حضورؐ کی جانب گھوڑا دوڑایا۔ تو آنحضرتؐ نے آگے بڑھ کر اس کے جسم پر نیزے کی انی کا چوکہ لگایا۔ ابی زخمی ہو کر گر گیا اور بیل کی طرح ڈکرانے لگا اور پھر مکہ مکرمہ تک زندہ نہ پہنچ سکا۔ اور رستہ میں ہی دم توڑ دیا۔ اس طرح قریش کی ہر جنگی کارروائی اکارت چلی گئی۔ اور خدا نے فرشتوں کی آسمانی افواج سے (جو بعض جمدید شہادتوں کے مطابق زرد عماموں میں تھے) اپنے پیارے رسولؐ کی حفاظت کا انتظام فرمایا۔

لڑائی کے خاتمہ پر قریش ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ گئے۔ یہ دیکھ کر حضورؐ نے فرمایا۔ الٰہی کافروں کو سزاوار نہیں کہ وہ ہم سے اونچے ہوں اس پر جانثارانِ رسولؐ نے پُرجوش حملہ کر کے ان کو اس پہاڑی سے اتار دیا (خصائص کبریٰ للسیوطیؒ) اور غالباً اس کے ساتھ ہی وہ اہم واقعہ پیش آیا جس کے دوران "اللہ اعلیٰ واجل" کے پُرجلال نعروں سے وادیٔ اُحد گونج اٹھی۔ اور آنحضرتؐ نے اعلان فرمایا کہ یوم اُحد کے بعد مشرکین ہم سے بازی یعنی غلبہ نہ لے سکیں گے۔ (خصائص کبریٰ للسیوطیؒ) اس وقت بے کسی کا یہ عالم تھا کہ سیدنا حضرت حمزہؓ اور دوسرے شہداء کو انہی کپڑوں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی یہ حالت تھی کہ ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں تھا کہ ان کا بدن ڈھانپا جاسکے۔ پاؤں ڈھانکتے تو سر ننگا ہو جاتا اور سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کا سر ڈھانپ دیا گیا اور پاؤں کو گھاس سے چھپا کر دفن کر دیا گیا۔

بخاری شریف میں اس روایت کے بعد اگلے باب میں یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خاص طور پر شہدائے اُحد پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر واپس مدینہ میں تشریف لا کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور ان شہیدانِ ملت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہارے ایمان پر شاہد ناطق ہوں۔ پھر انکشاف فرمایا۔

اِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ

مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں بخشی گئی ہیں۔

پس غزوۂ اُحد ابتلاء میں لپٹی ہوئی فتح و ظفر کا نشان اور یقیناً ایام اللہ میں سے تھا جس کی برکت سے قیصر و کسریٰ کی پُرشکوہ طاقتیں جو ناقابل تسخیر پہاڑوں کی طرح تھیں دیکھتے ہی دیکھتے پارہ پارہ ہوگئیں۔ اور اسلام کا جھنڈا ہر طرف لہرانے لگا۔

وہ تاجِ قیصر و کسریٰ وہ کرّ و فرِ شاہانہ
ہوئے سب کچھ فنا جونہی محمدؐ کے گدا پہنچے

جماعت احمدیہ کی بنیاد

۱۔ ایک قدیم نوشتہ میں بتایا گیا تھا کہ موعود آخر الزمان کے نام کا اعلان ۲۳ تاریخ کو کیا جائے گا ("چودہ ستارے" از مولانا نجم الحسن ص ۸۵ مطبوعہ انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور) چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ارشاد ربانی کے تحت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء (مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ) کو لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقع محلہ جدید میں بیعت لی۔ اس روز چالیس خوش نصیب وجودوں نے شرف بیعت حاصل کیا۔ اول المبایعین ہونے کی سعادت حاجی الحرمین حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی (خلیفۃ المسیح الاولؓ) کے حصہ میں آئی۔ اس دن بیعت کرنے والے بعض اور بزرگوں کے نام یہ ہیں۔ حضرت شیخ محمد حسین صاحبؓ خوشنویس مراد آبادی، حضرت مولوی عبداللہ صاحبؓ سنوری۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ۔ حضرت قاضی خواجہ علی صاحبؓ لدھیانوی۔ حضرت میر عنایت علی صاحبؓ۔ حضرت چوہدری رستم علی صاحبؓ مدار پور ضلع جالندھر حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی۔ حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی، حضرت مولوی رحیم بخش صاحبؓ سنوری۔ یہ سب آسمانِ احمدیت کے درخشندہ تارے تھے۔ رضی اللہ عنہم۔

۲۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحبؓ سنوری کے بیان کے مطابق اس وقت حضرت اقدسؑ نے جن الفاظ میں بیعت لی وہ یہ تھے۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور ۱۲ جنوری کی دس شرائط پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ۔
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَبِّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ
فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"

(مکتوبات حضرت مسیح موعودؑ بنام مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ ص ۲۴)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے۔

"حضورؑ تنہائی میں بیعت لیتے تھے۔ اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔"

(اصحاب احمد جلد ۴ ص ۸۱)

۳۔ بیعت اولیٰ میں شامل بزرگ زیادہ تر شمالی ہند سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان میں سے بھی زیادہ تعداد لدھیانہ، ریاست پٹیالہ کے علاقہ کی تھی۔ بعض عشاق۔ جموں۔ قادیان۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور جالندھر سے بھی حاضر ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں ریل کے سفر میں بھی ایسی سہولتیں نہ تھیں جیسی آج میسر ہیں۔ متعدد بزرگ جو شامل بیعت ہوئے اپنی معاشی حالت کے اعتبار سے یقیناً نہایت غریب، مسکین اور درویش اور گوشہ نشین تھے۔ مگر ان کی غریبی اور درویشی پر مستقبل کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے بڑے تاجدار رشک کریں گے کیونکہ وہ ان "غرباء" میں داخل تھے۔ جن کے متعلق فخر کائنات حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَطُوْبیٰ لِلْغُرَبَاءِ

وہ مبارک حجرہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لی اور سلسلہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ بعد میں دارالبیعت کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ دارالبیعت حضرت منشی احمد جان صاحب رضؓ کے صاحبزادگان (موجد یسرنا القرآن حضرت پیر منظور محمد صاحب رضؓ و حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضؓ) نے کچھ اور حصہ کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت میں دے دیا۔ اس وقت یہ مکان بالکل کچا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ جگہ لدھیانہ کی مقامی احمدیہ جماعت کے سپرد کردی جس کو اللہ تعالےٰ نے یہ شرف بخشا کہ ۱۹۱۶ء میں اس کی پہلی حالت کو تبدیل کر کے جانب شمال ایک لمبا ہوادار پختہ کمرہ تعمیر کرادیا جس کی شمالی دیوار کی بیرونی سطح پر دارالبیعت کے نام اور تاریخ بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا کتبہ ثبت کیا گیا۔ اور صحن میں پختہ اینٹوں کا کوئی بالشت بھر اونچا ایک چبوترا اور ایک محراب بنوا کر نماز کے لئے مخصوص کر کے اسے جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں اور نظام جماعت کا مرکز بنالیا۔

۵۔ ایک دفعہ بیعت اولےٰ کی معینہ جگہ کے متعلق کچھ اختلاف رائے ہو گیا۔ جس کو دور کرنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے مئی ۱۹۳۱ء میں مالیر کوٹلہ سے واپسی پر یہاں ٹھہرے اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ کو بلایا جو پہلے روز بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ اور جنہیں مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ منشی صاحب ہم اور آپ کٹھی ہوویں" حضرت منشی صاحب نے بھی معینہ جگہ ہی کی تصدیق کی۔ اور اسی کے مطابق حضور نے فیصلہ صادر فرمایا۔

(حیات احمد جلد سوم صفحہ ۲۳ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

انقلاب ۱۹۴۷ء کے بعد اگرچہ لدھیانہ کی مخلص جماعت کو ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ تاہم دارالبیعت خدا کے فضل سے آج بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت ہے۔ جب راقم الحروف نے وسط ۱۹۶۳ء میں جب "تاریخ احمدیت" کے مواد کی فراہمی کے لئے سفر قادیان اختیار کیا۔ اور اس مقدس بستی کے روحانی انوار و برکات سے فیض یاب ہوا تو بعد ازاں دارالبیعت (لدھیانہ) کی زیارت کا بھی موقعہ ملا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ اِحْسَانِہٖ۔

۶۔ جس زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مسلمانانِ عالم کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ کی لدھیانہ (باب اللّد) میں جب بنیاد رکھی گئی ایشیا سے لے کر یورپ و امریکہ تک کے غیر مسلم ممالک اسلام کے خلاف (زندہ) اُحد کی مانند گویا محاذ جنگ کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ اور معاندین اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ایسے ایسے شرمناک حملے کر رہے تھے کہ آج بھی ان کا تصور کیا جائے تو دل پارہ پارہ اور جگر پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا درد انگیز نقشہ اپنے فارسی اشعار میں یوں کھینچا ہے۔ ؎

آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
مے تراشد عیب ہا در ذات خیر المرسلین
آنکہ در زندانِ ناپاکی است محبوس و اسیر
ہست در شانِ امامِ پاکبازاں نکتہ چیں
تیرِ بر معصوم مے بارد خبیثِ بدگہر
آسماں را مے سزد گر سنگ بارد بر زمیں
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

(ترجمہ) وہ شخص جس کا نفس ہر خیر و خوبی سے محروم ہے اور وہ حضرت خیر الرسل کی ذات میں عیب نکالتا ہے۔ وہ جو خود ناپاکی کے قید خانے میں اسیر و گرفتار ہے وہ بھی پاکبازوں کے سردار کی شان میں نکتہ چینی کرتا ہے۔ بداصل اور خبیث انسان اس معصوم پر تیر چلاتا ہے۔ پس آسمان کو مناسب ہے کہ زمین پر پتھر برسائے۔ افواج یزید کی مانند ہر طرف کفر جوش میں ہے۔ اور دین حق زین العابدینؒ کی طرح بیمار و بے کس ہے۔

۷۔ ان سراسر مایوس کن حالات کے باوجود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے الہام ربانی اور اپنی کشفی بصیرت کی بناء پر فرمایا ؎

ہمی بینم کہ دادارِ قدیر و پاک مے خواہد
کہ باز آں قوتِ اسلام و آں شوکت شود پیدا

میں دیکھ رہا ہوں کہ قادر و قدوس خدا کا منشاء یہ ہے کہ اسلام کی وہ قوت اور وہ شوکت پھر پیدا ہو جائے۔

مگر اس کے ساتھ ہی بتایا :۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵ تصنیف ۱۸۹۰ء اشاعت جنوری ۱۸۹۱ء مطابق جمادی الاول ۱۳۰۸ھ)

۸۔ اس مرحلہ پر حضرت اقدسؑ نے یہ نکتہ بھی اولین مرحلہ پر ہی واضح فرمایا کہ [illegible] میں اسلام کی اصل فتح فرشتوں کی تحریکات اور نزول کے ساتھ وابستہ ہے چنانچہ آپ نے یہ پُرشوکت پیشگوئی فرمائی۔

"میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جس کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے۔ میرے کام کے پورے کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے۔ اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے۔ تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔"

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

(فتح اسلام اشاعت جمادی الاول ۱۳۰۸ھ مطابق جنوری ۱۸۹۱ء)

۹۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ وہ چودھویں صدی جس کا آغاز نہایت درجہ لرزہ خیز صورت حال میں ہوا اس کا اختتام ایسے رنگ میں ہو رہا ہے کہ غلبہ اسلام کے واضح آثار افق پر سبھی کو نمایاں نظر آ رہے ہیں۔ احمدیت کا قافلہ جو ابتداء میں صرف چالیس افراد پر مشتمل تھا اب ایک کروڑ تک جا پہنچا ہے۔ اور ہر براعظم میں توحید خالص کی ہوائیں چل رہی ہیں۔ اور وہ لوگ جو کسی وقت سید المعصومین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہوئے نہیں تھکتے تھے۔ جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں سو نہیں سکتے۔ جب تک کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لیں۔ ؎

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

قراردادِ پاکستان

۱۔ تیسرا واقعہ جس کا تعلق ۲۳ مارچ کے تاریخی دن سے ہے وہ ہے قرارداد پاکستان جو قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس لاہور کے دوران ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۵۹ھ بروز ہفتہ پیش کی گئی اور متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ اس موقعہ پر قائد اعظم نے جو معرکۃ الآراء خطاب فرمایا اس کا متن [illegible] احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مشہور انگریزی ہفت روزہ "دی سن رائز" (THE SUNRISE) نے لاہور نے اپنی ۳۰ مارچ ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں دے کر پوری دنیائے احمدیت تک پہنچا دیا۔

۲۔ قائداعظم نے اپنی تقریر میں پوری قوت سے مطالبہ کیا کہ اگر برطانوی حکومت نیک نیتی سے ہندوستان کے باشندوں کی خوشحالی اور امن و امان کی خواہشمند ہے تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اس ملک کو دو آزاد اور خودمختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ان دو بڑی قوموں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے نیز انتباہ کیا کہ

"مسلمانوں کو کوئی ایسا دستور منظور نہیں ہوگا۔ جو ان پر ہندو اکثریت کو مسلط کرنے کا باعث ثابت ہو ہندو اور مسلمان کو جمہوریت کے نام پر ایک ساتھ رہنے پر مجبور کرنے کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ان پر ہندو راج مسلط کر دیا جائے۔"

۳۔ قرارداد پاکستان کی تجویز سے تیرہ برس قبل ملت کے فدائی حضرت مصلح موعودؓ نے مسلمانان ہند کے مستقبل کو درپیش اس مہیب خطرہ کو بھانپ کر بروقت نصیحت فرمائی تھی کہ

"چونکہ اس ملک میں نیابتی حکومت کی بنیاد ڈال دی گئی ہے اس لئے انگریز بھی روز بروز [illegible] کی طرف جھک رہے ہیں...... پس مسلمانوں کو آج ہی ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ اور اپنے حقوق محفوظ کر لینے چاہئیں۔ ورنہ جو کچھ وہ آج چھوڑیں گے۔ کل انہیں کسی صورت میں نہیں مل سکے گا۔ اور ان کے لئے دو ہی راستے کھلے ہوں گے۔ یا اپنے مذہب کو خیرباد کہہ کر ہندوؤں سے جا ملنا اور یا پھر آہستہ آہستہ اپنی قوم کو تباہ اور برباد ہونے دینا۔ کیا ان دونوں طریقوں میں سے کسی کو بھی مسلمان پسند کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو میں آج انہیں یہ کہہ کر اپنی ذمہ واری سے فارغ ہوتا ہوں کہ اپنے حقوق لینے کا یہی وقت ہے۔ اس وقت آپ نے غلطی کی تو پھر آپ کا ٹھکانا کہیں نہ ہوگا۔ پس جلد بازی سے آزاد حکومت کی لالچ میں موجودہ آزادی کو بھی نہ کھو ڈالیں۔ اور ایک دوسرے سپین کا نظارہ پیدا نہ کریں کہ ہمارے رونے کے لئے پہلا سپین ہی کافی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش نہ کرو۔ اب جبکہ انگلستان نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ ہندوستان کو نیابتی حکومت کا حق ہے۔ اس کے لئے جو جائز کوشش کی جائے ہم اس میں اپنے دوسرے بھائیوں کے شریک ہوں گے مگر جو چیز مجھ پر گراں ہے۔ اور میرے دل کو بٹھائے دیتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کئے بغیر آئندہ طریق حکومت پر راضی ہو جائیں اس کے نتائج نہایت تلخ اور نہایت خطرناک نکلیں گے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ جب تک دونوں مسلم لیگز کی پیش کردہ تجاویز کو قبول نہ کر لیا جائے اس وقت تک وہ کسی صورت میں بھی سمجھوتے پر راضی نہ ہوں۔"

(مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ص ۳۵-۳۶)

۴۔ قائداعظم محمد علی جناح کتنے عظیم محسن ملت اور خوش نصیب تھے جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندے کی درد دل سے نکلی ہوئی آواز کو ایک قومی مطمح نظر میں ڈھالنے کی بے مثال سعادت بخشی ان ایام میں جبکہ آپ ملک کے تمام حلقوں میں ہندو مسلم اتحاد کے سفیر کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو ۱۹۲۷ء میں شملہ کی اتحاد کانفرنس کے موقعہ پر پہلی بار آپ کو قریب سے دیکھنے اور اکٹھے کام کرنے کا موقعہ ملا حضور کی خداداد ذہانت و فراست نے پہلی نظر میں ہی اس سیاسی گوہر آبدار کو شناخت کر لیا۔ اور آپ کی بلند پایہ شخصیت کی نسبت برملا اس رائے کا اظہار فرمایا کہ:-

"مسٹر جناح ...... سے پچھلے دنوں شملہ میں مجھے شناسائی ہو چکی ہے اور یونیٹی کانفرنس اور قانون حفاظت مذاہب کے متعلق گھنٹوں ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں مسٹر جناح کو ایک بہت زیرک قابل اور مخلص خادم قوم سمجھتا ہوں اور ان سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی میرے نزدیک وہ ان چند لوگوں میں سے ہیں جنہیں اپنے ذاتی عروج کا اس قدر خیال نہیں جس قدر قومی ترقی کا ہے۔"

(پمفلٹ "مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت" ص ۹ مطبوعہ ۱۹۲۷ء)

۵۔ قائداعظم محمد علی جناح کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۰۵ء سے ہوا ٹھیک اسی سال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ

"زور سے اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے با آواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اترا۔ اور اس نے کہا سید محمد علی شاہ آگئے ہیں۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے۔ جیسے روئی دھنی جاتی ہے اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی ع

ہے سر راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم"

(بدر ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء)

۶۔ ۱۹۰۵ء کی یہ حیرت انگیز خواب بہت سی غیبی خبروں پر مشتمل ہے۔ مثلاً اذان میں مسلمانان ہند کے حقوق کی حفاظت سے متعلق اس مسلم تحریک کی طرف اشارہ کیا گیا تھا جو اگلے ہی سال دسمبر ۱۹۰۶ء سے شروع ہو کر بالآخر قرارداد پاکستان کے الفاظ میں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو بلند ہوئی۔ اور ہر طرف گونجنے لگی۔ درخت پر بیٹھنے والے آسمانی وجود حضرت مصلح موعودؓ اور سید محمد علی شاہ سے مراد قائداعظم محمد علی جناح تھے جن کے سر تحریک پاکستان کی سرفروشانہ جدوجہد کی کامیابی کا سہرا بندھنا مقدر تھا رؤیا میں زلزلہ کا دکھایا جانا صاف بتلاتا تھا کہ پاکستان ایسے ماحول میں ہوگا کہ پورا ملک جنگ و جدال اور فتنہ و فساد کا آماجگاہ بن جائے گا۔ فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوں گے۔ اور پھر یکایک ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ گویا روئی دھنی جا رہی ہے۔ جس سے پاکستان کے وجود کا قائم و برقرار رہنا بظاہر ناممکن دکھائی دے گا۔ مگر چونکہ قیام پاکستان کے پیچھے مولیٰ کریم کی پوشیدہ طاقت کام کر رہی ہوگی اس لئے آسمانی فرشتے بھی اس کی تائید میں اتریں گے۔ یہی وہ بھاری خوشخبری ہے جو خواب کے آخر میں اس الہامی مصرعہ کے ساتھ دی گئی تھی کہ ع

ہے سر راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولیٰ کریم

۷۔ اس وعدۂ خداوندی کا ایک نمایاں ظہور ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ہوا۔ جو تاریخ پاکستان کا ایک زریں باب ہے اور جس سے غزوۂ احد کے ابتدائی حصہ کی فتح مبین کی یاد تازہ ہو گئی۔ ان ایام میں کس طرح نزول ملائک کا منظر دیکھنے میں آیا؟ اس کا نقشہ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پُرکیف نظم میں خوب کھینچا گیا تھا۔ یہ نظم برسوں قبل کہی گئی تھی مگر جنگ ۱۹۶۵ء تک غیر مطبوعہ تھی۔ اور پہلی بار الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ اول پر چھپی چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

خدا ہماری مدد پر ہے جو کہ ہیں مظلوم
مٹائے گا وہ عدو کو مرے جہاں سے آج
ہزار سال مسلماں نے جس کو پالا ہے
یہ غیظ تجھ میں ابھر آیا ہے کہاں سے آج
جو قلب مومنِ صادق سے اٹھ رہی ہے دعا
اتر رہے ہیں فرشتے بھی کہکشاں سے آج
عدو یہ چاہتا ہے کہ ہم کو لامکاں کر دے
ہمیں بھی آئے گی امداد لامکاں سے آج
فرشتے بھر رہے ہیں اس کو دامن میں
نکل رہی ہے دعا جو مری زباں سے آج
جیوش ابرہہ کو تہس نہس کر دے گی
اڑے گی فوج طیور اپنے آشیاں سے آج

۸۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر اس جنگ کا نہایت ہی والہانہ انداز میں ذکر کیا اور خدائی نصرتوں کے غیر معمولی نشانوں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کافروں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مدد کرتا ہے۔ تو کافروں کو مسلمانوں کی فوج اور تعداد بھی بہت نظر آنے لگتی ہے...... جیسا کہ ۶ ستمبر کو ہوا کہ بھارتی فوج نے اپنی تعداد اور فوجی طاقت کے گھمنڈ میں پاکستان پر حملے کے ساتھ ہی اپنی فتح اور لاہور پر قبضہ کا اعلان کر دیا لیکن جب جنگ شروع ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے ان کافروں کی آنکھوں کے زاویہ کو بدل دو پھر انہیں وہی کمزور اور بے حیثیت نظر آنے والے قلیل التعداد مسلمان زیادہ طاقتور نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستمبر کی لڑائی میں فی الحقیقت بھارت کی کثیر التعداد اور طاقتور فوج کو پاکستان کے قلیل التعداد سپاہی تعداد اور طاقت میں بڑھنے سے زیادہ نظر آنے لگے۔ اور شکست کھانے کے بعد انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہم پر ایک بٹالین نے نہیں پورے ایک بریگیڈ نے حملہ کیا تھا۔ الغرض زمین میدان جنگ میں، آسمان کی فضائے بسیط میں اور سمندر کے پانیوں میں مسلمانوں نے خدا کی قدرت اور اس کی تائید و نصرت کے بڑے بڑے عظیم الشان جلوے دیکھے ہیں۔ اور یہ بڑا احسان ہے جو خدا نے ہماری قوم پر کیا ہے۔

(الفضل ۱۸؍جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس بصیرت افروز تقریر میں خاص طور پر یہ نصیحت بھی فرمائی کہ

"اللہ تعالیٰ کے ان پیہم اور مسلسل افضال پر اگر ہم قیامت تک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں تو بھی شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ کو اور پوری پاکستانی قوم کو ان غیر معمولی افضال پر جو اللہ تعالیٰ نے اس پر نازل کئے صحیح معنوں میں اس کے شکر گزار بندے بننے کی کوشش کرنی چاہیئے"

(ایضاً صفحہ ۵)

۸۔ مگر آہ! افسوس صد افسوس! جو حکم نہایت تاکید کے ساتھ شکر گزاری کے دریچہ پر مضبوطی سے کھڑے رہنے کا دیا گیا تھا وہ یکسر فراموش کر دیا گیا جس کا خمیازہ پوری قوم مسلم کو ۱۸؍دسمبر ۱۹۷۱ء کے دن بھگتنا پڑا۔ غزوہ احد کے خونچکاں واقعات وسیع پیمانے پر دہرائے گئے۔ پاکستان کا مشرقی بازو کٹ گیا۔ بہت سے پاکستانی سپاہی شہید اور ۹۳ ہزار پاکستانی جنگی قیدی بنے۔ بہت سے بے گناہ بہاری مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ علاوہ ازیں مغربی پاکستان کا پانچ ہزار مربع میل سے زائد علاقہ بھارت کے قبضہ میں چلا گیا، مغربی پاکستان کے کئی شہروں کو بمباری سے زبردست نقصان پہنچا۔ اور قریباً ۱۲ لاکھ مظلوم پاکستانی بے گھر ہوگئے۔

(عالمی معلومات ص۳۳ از زاہد حسن انجم "مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی کہانی" ص۱۴۴ از راؤ رحمن ظفر)

اس دردناک سانحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۴؍دسمبر ۱۹۷۱ء کو مسجد مبارک ربوہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"مسلمان کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ایک مسلمان کے لباس تقویٰ اور اس کی فطرت کے جامہ اور پاکیزگی کی ردا پر جب گناہ کے گندے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ صرف آنسوؤں سے ہی ان کو نہیں دھویا کرتا ..... بلکہ اس کے علاوہ وہ یہ دھبے اپنے خون سے بھی دھو دیتا ہے"۔

۹۔ حضور نے محض اس فراموش شدہ قرآنی سبق کی یاددہانی کرانے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اسلام کے شاندار مستقبل کی نہایت وجد آفرین الفاظ میں خبر دی۔ میں اس مضمون کا اختتام حضور ہی کے ان الفاظ پر کرنا چاہتا ہوں فرمایا۔

"لوگ کہتے ہیں مسلم بنگال کیسے آئے گا۔ میں کہتا ہوں تم مسلم بنگال کی بات کر رہے ہو، ہم تو غیر مسلم دنیا کو بھی اسلام کی طرف لانے والے ہیں۔ اور یہ وعدہ الٰہی ایک دن پورا ہو کر رہے گا اور اس کے آثار آج افق غلبہ اسلام پر ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ مجنون کا یہ خواب نہیں کہ مسلم بنگال واپس آجائے گا۔ مجنون کا خواب یہ ہے کہ اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ اسلام مغلوب نہیں ہوگا، مسلم بنگالی کیا ہندو بنگالی بھی، مسلم بنگالی کیا کمیونسٹ ممالک بھی، مسلم بنگالی کیا دہریہ اور بت پرست بھی، یہ سارے کے سارے اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جو کبھی نہیں ٹلا کرتی"۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۲)

پھر بہارِ جاوداں آنے کو ہے

وہ بھی دن تھے جب عرب ویرانہ تھا
نورِ حق سے ہر کوئی بیگانہ تھا
اس قدر تھا خمر و میسر کا رواج
قریہ قریہ کوچہ کوچہ میخانہ تھا

عام تھا اکراہ و ایذا کا رواج
ہر طرف تو دلوں پہ تھا جنگل کا راج
ایسے کچھ ناگفتہ بہ حالات تھے
تھا مداوا جن کا اور نہ کچھ علاج

صنفِ نازک کا تھا بے حد خستہ حال
اس کا کوئی بھی نہ تھا پرسانِ حال
زندہ ہی درگور کرتے تھے اسے
بربریت کو سمجھتے تھے کمال

پھر جو آئے رحمۃ للعلمین
سیدِ کونین فخر المرسلین
شمعِ حق سے خوب روشن ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے روئے زمیں

صنفِ نازک کا ہوا قائم وقار
مہرباں اُس پر ہوا پروردگار!!!
ماں کے قدموں میں ہوئی جنت نصیب
اور بنی ورثہ میں بیٹی حصہ دار

بیویوں کے بھی ہوئے قائم حقوق
رفع آپس کے ہوئے سارے شکوک
مومنوں کو یہ ہوا فرمان اب
اہل خانہ سے ہو نیکی کا سلوک

آگیا افسوس پھر دورِ زوال
فیج اعوج نے بچھایا اپنا جال
کھل گئے یاجوج اور ماجوج سب
مومنوں کا ہو گیا جینا محال

آگئے آخر ہادیٔ آخر زماں
عاشقِ خیر الرسل والا مکاں
صورِ اسرافیل کی آواز سے
جاگ اٹھا نیند سے سارا جہاں

نیکیوں کے راستے آساں ہوئے
دیدہ ور یہ دیکھ کر حیراں ہوئے
قدرتِ ثانیہ کے میمون دور میں!
غلبۂ اسلام کے ساماں ہوئے

حق تعالیٰ رحم فرمانے کو ہے
نورِ حق دنیا پہ چھا جانے کو ہے
پیارے ہمدم! اٹھو پھر کر انتظار
پھر بہارِ جاوداں آنے کو ہے

(عبدالرحیم راٹھور۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمِ کلام

(مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے۔ سابق مبلغ جزائر فجی مشن)

ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے مقابلہ میں روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں اور ہماری کتاب قرآن کریم تمام مقدس کتابوں کے مقابلہ میں زندہ کتاب ہے اور ہمارا مذہب اسلام تمام مذاہب کے مقابلہ میں زندہ مذہب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس علمِ کلام کے ذریعہ اسلام کی حقانیت، قرآن کریم کی افضلیت اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر محجوبانہ ایمان کو عارفانہ ایمان میں بدل کر ایک انقلاب برپا کر دکھایا ہے۔

۲۳ مارچ کا دن ہم احمدیوں کے لئے دوہری خوشیوں کا دن ہے۔ اس روز آج سے چالیس سال قبل ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے مقام پر قیامِ پاکستان کے لئے تاریخی قرارداد منظور ہوئی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں ہم مظلوم مسلمانوں کی آزاد و خود مختار مملکت پاکستان معرضِ وجود میں آئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا یہ ملک پاکستان جو اسلام کا ایک عظیم قلعہ ہے، ہر طرح کے اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ رہے اور غیر معمولی ترقی اور خوشحالی حاصل کر کے اقوامِ عالم میں نہایت اونچا مقام حاصل کرے۔ آمین۔

۲۳ مارچ کا دن ہمارے لئے غیر معمولی خوشی کا دن اس لئے بھی ہے کہ اسی روز آج سے ۹۱ سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بزرگانِ سلف اور کتب مقدسہ کی پیش گوئیوں کے مطابق احیائے اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے لدھیانہ کے مقام پر چالیس پاکباز انسانوں کی پہلی بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جس کی یاد میں دنیا بھر کی احمدی جماعتیں اس روز خاص اہتمام سے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ یہ دن بین الاقوامی جماعت احمدیہ میں یومِ مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہے۔

الٰہی سنّت

قدیم سے یہ ایک الٰہی سنّت ہے کہ جب کبھی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور مبعوث ہوئے شروع میں ہمیشہ اُن کی شدید مخالفت اور تکذیب کی گئی۔ ایک حدیث کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار مامور مبعوث ہوئے ان میں سے کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں جس کی مخالفت و تکذیب کی گئی ہو۔ شروع میں ہر نبی اور رسول کے پیغام اور علمِ کلام کو لوگوں نے نہ صرف قبول نہ کیا بلکہ قرآن کریم کی آیت

یا حسرۃً علی العباد ما
یاتیھم من رسولٍ الّا
کانوا بہ یستھزءون
(سورۃ یٰسین آیت ۳۱)

کے مطابق ہر نبی اور رسول کے خلاف لوگوں نے تمسخر اور استہزا سے کام لیا مگر کچھ عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ لوگوں نے اس کے پیغام اور علمِ کلام کو قبول کر لیا۔ اس الٰہی سنّت کے مطابق اس زمانہ کے عظیم مامور موعود کل ادیان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام اور علمِ کلام کی لوگوں نے ناسمجھی سے شدید مخالفت و تکذیب کی مگر کشاں کشاں آپ کی تعلیم لوگوں میں مقبول ہو کر پھیلتی گئی یہاں تک کہ آج دنیا کے تمام آزاد ممالک میں ایک کروڑ سے زائد نفوس آپ کی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اور ایک بڑی دنیا جو بظاہر احمدی تو نہیں مگر تائید احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کو [illegible] اور درست تسلیم کرتی ہے جس کے ثبوت میں وقتاً فوقتاً بہت سے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق چیف جج عالمی عدالت کی ایک تقریر "احمدیت کا اثر عالم اسلامی پر" چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ مشہور عیسائی پادری جبر الحق نے ایک کتاب "حقائق قرآن" لکھی جس میں اس نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تمام انبیاء پر حتّٰی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی چودہ فضیلتوں کا ذکر کیا۔ اس کتاب کے جواب میں پاکستان کی اسلامی مشن کی طرف سے "آئینہ حقائق قرآن" کے نام سے ایک کتاب شائع کی گئی جس کی نمائش اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد کے زیرِ انتظام اسلامی کتابوں کی نمائش میں چند سال ہوئے کی گئی۔ اس کتاب میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مزعومہ چودہ فضیلتوں کے جواب میں عام مروجہ عقائد کو چھوڑ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد کو پیش کیا گیا ہے۔ اسی کتاب کے حوالہ جات پر مشتمل خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "[illegible]" چند سال ہوئے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کشاں کشاں ذہنی انقلاب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کی آہستہ آہستہ قبولیت سے ہر عقلمند انسان اس وقت کو محسوس کر سکتا ہے جس [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

ظاہری نظام اور روحانی نظام کی مطابقت

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے ظاہری نظام کے عین مطابق نظامِ روحانی کو یکساں اور ایک جیسا بنایا ہے۔ نظامِ ظاہری خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور نظامِ روحانی خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ نظامِ ظاہری میں ہم اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ سمندر کا پانی جو سخت کڑوا ہوتا ہے اسے پینے کے قابل بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے کہ وہاں سے بخارات اٹھتے ہیں جنہیں ہوائیں اٹھا کر پہاڑوں سے جا ٹکراتی ہیں اور پھر انہیں بخارات اور بادلوں سے اللہ تعالیٰ بارش نازل فرما کر میٹھا پانی عطا فرماتا ہے جس سے انسان، حیوان اور نباتات تک سیراب ہوتے ہیں، وہی میٹھا پانی جب آسمان سے نازل ہوتا ہے تو صاف و شفاف ہوتا ہے۔ جب وہ زمین پر ندی، نالوں اور دریاؤں کی شکل اختیار کرتا ہے تو اس میں زمین کی مٹی بھی شامل ہو جاتی ہے۔ گو پھر بھی وہ صاف کر کے پینے کے قابل ہوتا ہے مگر وہی پانی پھر جب دریاؤں کی صورت میں بہہ کر سمندر میں جا ملتا ہے تو پھر وہ کڑوا ہو جاتا ہے اور پینے کے قابل نہیں ہوتا۔ اس کڑوے سمندر کے پانی کو میٹھا کرنے کا انتظام خدا تعالیٰ نے انسانوں کے ہاتھ میں نہیں دیا بلکہ خود اپنے ہاتھوں میں رکھا ہے اور یہ انتظام ازل سے ابد تک بلا انقطاع جاری و ساری ہے۔ یہ عالم ظاہری ہے۔

اس نظامِ ظاہری کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے روحانی نظام کو بھی جاری فرمایا ہے۔ جب کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی و رسول آسمانی پانی لے کر نازل ہوتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد اس کی تعلیم میں ملاوٹ آ جاتی ہے اور اس کی شیریں تعلیم میں سمندر کے پانی کی طرح کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور لوگوں کی اکثریت گمراہ ہو جاتی ہے تو ایسے وقت میں قرآن کریم کی آیت

وَلقد ضلّ قبلھم اکثر
الاوّلین ولقد ارسلنا
فیھم منذرین۔
(سورۃ صٰفّٰت آیت ۷۲)

کے مطابق اصلاح کا کام اللہ تعالیٰ لوگوں، سوسائٹیوں یا تنظیموں پر نہیں چھوڑتا بلکہ خود اپنے ہاتھ میں اس طرح لیتا ہے کہ ایک مامور کو مبعوث فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ سے بذریعہ وحی والہام نازل فرما کر آسمانی پانی عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے آسمانی نظام میں مرورِ زمانہ کے نتیجہ میں جب ملاوٹ پیدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور جب ان کی تعلیم میں زمانہ کے گزرنے کے بعد ملاوٹ پیدا ہو گئی اور ان کے شیریں پانی میں کڑواہٹ پیدا ہو گئی تو ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً انبیاء مبعوث فرمائے۔ بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو مرورِ زمانہ کے بعد جب ان کی تعلیم میں ملاوٹ آ گئی تو یہودی علماء اور تنظیموں نے اصلاح کی ہزار کوشش کی مگر خدا تعالیٰ نے آخر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ذریعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانی پانی وحی والہام کے ذریعہ نازل فرمایا اور جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تعلیمات میں ملاوٹ آگئی اور عیسائیوں کی اکثریت میں بگاڑ پیدا ہوگیا تو ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کا کام عیسائی علماء یا عیسائی تنظیموں کے سپرد نہیں کیا بلکہ عالمِ ظاہری کے مطابق پھر سے گویا سمندر سے بخارات کو اڑا کر یعنی آسمان سے وحی والہام نازل فرما کر سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بیک وقت تمام بنی نوع انسان کی طرف کامل و مکمل دائمی شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپؐ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے دنیا کو یہ خبر بھی دی کہ آپؐ ہی کے ایک روحانی فرزند کے ذریعہ پھر وہی آسمانی پانی نازل ہوگا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود (علیہ السلام) کا نام دیا ہے۔ سو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے نظام ظاہری کے مطابق ایک عظیم الشان روحانی نظام جاری فرمایا ہے اور اس روحانی نظام کی اسی طرح مخالفت مقدر تھی جس طرح حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کی گئی مگر جس طرح خدا تعالیٰ کے پہلے رسول اور نبی شدید مخالفت و تکذیب کے باوجود کامیاب ہوتے اور ان کی تعلیمات اور علم کلام کو آہستہ آہستہ قبول کر لیا گیا اسی طرح آج بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ اسلامی تعلیمات اور علم کلام کو آہستہ آہستہ تمام ممالک میں قبول کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ وحدتِ اقوامِ عالم کے اس مبارک دور میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تمام دنیا میں اسلام کو غالب کر دیا جائے گا۔

انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ۷۴ سالہ زندگی میں ۸۲ کتب تصنیف فرمائیں۔ ان کتب میں مقابلۂ مذاہب (COMPARATIVE STUDY OF RELIGIONS) کے سلسلہ میں آپؑ نے قرآنی تعلیم پر مبنی ایک جدید علم کلام کو پیش فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس علم کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ **ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔**

ہمارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کے مقابلہ میں روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں اور ہماری کتاب قرآن کریم تمام مقدس کتابوں کے مقابلہ میں زندہ کتاب ہے اور ہمارا مذہب اسلام تمام مذاہب کے مقابلہ میں زندہ مذہب ہے۔

اس علم کلام کے لحاظ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیف و سنان اور توپ و تفنگ کے بغیر دلیل و برہان سے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دکھایا ہے اور اس جدید علم کلام کی بدولت آپؑ نے ایک مادہ پرست اور دہریہ کے دل میں بھی ماوراء مادہ روحانی امور اور ہستی باری تعالیٰ پر یقینِ محکم پیدا کر دیا ہے اور اسی جدید علم کلام کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حقانیت، قرآن کریم کی افضلیت اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر محجوبانہ ایمان کو عارفانہ ایمان میں بدل دیا ہے اور اسی جدید علم کلام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی لحاظ سے لاکھوں اور کروڑوں مُردوں کو اطراف و جوانب عالم میں زندہ کر دیا ہے۔ اس جدید علم کلام کی تفصیل تو بہت لمبی ہے جس کا مختصر ذکر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

زمانہ حال میں انکارِ خدا کا فتنہ

قرآن کریم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس زمانہ کے حالات کے بارہ میں تفصیل سے پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں۔ قرآن کریم کی آخری سورتوں میں تفصیل سے اس زمانہ کے حالات کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور کتب احادیث میں "ابواب الفتن" کی احادیث میں اس زمانے کے حالات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ ان پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کے حالات کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اہم خبر یہ دی

"لو کان الایمان معلقاً بالثریا"

یعنی زندہ خدا پر زندہ ایمان دلوں سے اُٹھ کر گویا ثریا ستارے پر چلا جائے گا اور انکارِ خدا کا فتنہ انتہا کو پہنچا ہوا ہوگا۔ اس کے عین مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ آج روس میں کروڑوں کی دنیا ہے جو کہتی ہے کہ ہم نے خدا کو اپنی سرحدوں سے نکال دیا ہے اور یہی روسی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ان کے فضائی سیاروں نے آسمان کو چھان مارا ہے وہاں خدا موجود نہیں اور یہی روسی لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم زمین سے بھی خدا کا نام مٹا دیں گے چین میں آج کروڑوں لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہیں۔ مغربی ممالک میں آئے دن یہ مضامین شائع ہوتے ہیں GOD IS DEAD اور مذاہب پر ایمان رکھنے والے بھی رسمی خدا کے قائل ہیں۔ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ خدا جو کبھی وحی والہام سے اپنے محبوب بندوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اب نہیں بولتا۔ وہ خدا جو وحی والہام سے امور غیبیہ سے اطلاع دے کر اپنے عالم الغیب ہونے کا ثبوت دیتا تھا اب ایسی خبریں نہیں دیتا۔ وہ خدا جو پہلے نشانات اور معجزات ظاہر کرتا تھا اب ایسے نشانات و معجزات نہیں دکھاتا۔ گویا اب خدا تعالیٰ کی صفات میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ العیاذ باللہ۔ عیسائی کہتے ہیں کہ آج سے انیس سو سال قبل خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں سے بے شک کلام کرتا تھا۔ اُن کو آئندہ زمانے کی خبریں دیتا تھا۔ اُن کے ہاتھ پر نشانات و معجزات ظاہر کرتا تھا مگر ان کے بعد خدا تعالیٰ نہ اب کسی سے بولتا ہے نہ وحی والہام سے آئندہ زمانہ کی غیب کی خبریں ظاہر کرتا ہے اور نہ ہی نشانات و معجزات اب کسی کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے۔ گویا عیسائیوں کے نزدیک بھی اب خدا کی صفات میں کمی آگئی ہے اور گویا اُن کے نزدیک اگر خدا تعالیٰ اپنی تمام صفات کے ساتھ اپنا جلوہ ظاہر کرتا تھا تو اب خدا انیس سو سال قبل تھا۔ یہی عقیدہ یہودیوں کا بھی ہے کہ آج سے ہزاروں سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ و دیگر انبیاءؑ بنی اسرائیل اور حضرت ابراہیمؑ کے وقت تو خدا تعالیٰ کلام کرتا تھا۔ وحی والہام سے آئندہ زمانہ کی خبریں دیتا تھا نشانات اور معجزات ظاہر کرتا تھا مگر اُن انبیاءؑ کے بعد خدا تعالیٰ کی صفات میں کمی آگئی ہے یہی عقیدہ ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں کا بھی ہے۔ اس صورتِ حال میں آج تمام اہل مذاہب کے پاس ہزاروں سال قبل کے قصے اور کہانیاں رہ گئی تھیں جنہیں دورِ جدید کا ایک دہریہ اور منکرِ خدا کسی صورت میں بھی نہیں مان سکتا جیسا کہ ایک دفعہ مری ہلز کے مقام پر منعقدہ سیمینار (SEMINAR) کے موقعہ پر برطانوی وفد کے لیڈر نے کہا کہ اگر خدا ہے تو وہ آج کیوں نہیں بولتا اور آج وحی والہام سے امور غیبیہ سے اطلاع کیوں نہیں دیتا اور آج وہ خدا کیوں نشانات و معجزات ظاہر نہیں کرتا؟ اس قسم کے ہزاروں اور لاکھوں بلکہ کروڑوں دہریئے اور منکرین خدا ہیں ہزاروں سال قبل کی باتیں قصے اور کہانیاں ہرگز ان کے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان پیدا نہیں کر سکتیں۔ ایسے منکرین خدا کے سامنے تو زندہ خدا کے زندہ نشانات ہی مفید ہو سکتے ہیں جو اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائے ہیں۔

زندہ خدا پر زندہ ایمان

اس زمانہ میں جبکہ انکار خدا کا فتنہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، انتہا کو پہنچ چکا تھا، شدید ضرورت تھی کہ زندہ خدا کے زندہ نشانات پیش کئے جاتے سو اللہ تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر سے اپنی ہستی کا اسی طرح ثبوت دیا ہے جس طرح خدا تعالیٰ نے ہزاروں سال قبل اپنے ماموروں اور مرسلوں کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت دیا تھا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کثرت سے کلام کیا اور کثرت کے ساتھ امور غیبیہ کے بارے میں وحی والہام سے اطلاع دی اور کثرت سے نشانات و معجزات ظاہر فرمائے جس طرح آج سے ہزاروں سال قبل اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت میں نشانات و معجزات ظاہر فرمائے تھے اور یہ نشانات ہر آن اور ہر ملک میں ظاہر ہو رہے ہیں جن کی بناء پر ایک دہریہ اور منکر خدا کے دل میں بھی یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ واقعی ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور انہی غیر معمولی نشانات اور معجزات اور تازہ بتازہ نشانات کے ذریعہ جو اسلام کی حمایت میں ہر آن ظاہر ہو رہے ہیں یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے کہ تمام ادیان کے مقابلہ میں آج صرف اسلام ہی خدا تعالیٰ کا زندہ مذہب ہے

ایک نئے نظام کی بنیاد

اس زمانہ میں جہاں انکارِ خدا کا فتنہ انتہا کو پہنچا ہوا ہے وہاں اس فتنہ کے نتیجہ میں کچھ لوگوں کے ذہنوں میں یہ وسوسہ بھی پیدا ہونے لگا ہے کہ دورِ جدید کے لئے اسلام نے کوئی اقتصادی نظام پیش نہیں کیا لہٰذا وہ کمیونزم سے متاثر ہونے لگتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پس منظر میں جب کوئی شخص سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدید علمِ کلام کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کا ایمان جہاں خدا تعالیٰ کی ذات پر بڑھتا ہے وہاں اس کے دل میں اسلام کے اقتصادی نظام کے دوسرے تمام نظاموں سے اکمل و اعلیٰ ہونے پر بھی یقین پیدا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدید علمِ کلام میں اسلام کا بہترین اقتصادی نظام بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر اور ایمان افروز ہے کہ آج سے پچھتر سال قبل ۱۹۰۵ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جہاں انقلابِ روس کی خبر دی وہاں اس نظام کی خرابیوں کی بھی خبر دی اور اُن خرابیوں کی اصلاح کے لئے آج سے پچھتر سال قبل ۱۹۰۵ء میں ایک نئے بین الاقوامی بہشتی نظام (نظام الوصیت) کے قیام کی بھی خبر دی جس کا ذکر کرتے ہوئے رسالہ الوصیت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"ہر ایک امر جو مصالحِ اشاعتِ اسلام میں داخل ہے جس کی تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔"

اس نئے نظامِ وصیت کے تحت ہر موصی احمدی اسلامی اصولوں کے مطابق پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی اغراض کے لئے اپنی آمد اور جائداد کا کم از کم دسواں حصہ بھی ادا کرتا ہے۔ اس نظام میں دنیا بھر کے احمدی شوق سے شامل ہو رہے ہیں نظام وصیت کے ذریعہ آج ایک عالمگیر نظام کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ ۱۹۰۵ء میں جب اس نئے نظام کی بنیاد الٰہی منشاء الہام کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تو اس کے دور رس نتائج کا خیال کر کے خواجہ کمال الدین صاحب نے بے اختیار پنجابی زبان میں کہا تھا،

"واہ او مرزیا اسلام دی جڑاں لگا دتیاں نیں! واہ او مرزیا انسانیت دی جڑاں لگا دتیاں نیں!"

نظامِ وصیت جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں رکھی تھی اس کی تفصیلات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی دو کتابوں یعنی "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "نظامِ نو" میں بیان فرمائی ہیں اور واضح فرمایا ہے کہ نظامِ وصیت دورِ جدید کے افراط و تفریط والے نظاموں یعنی کمیونزم اور کیپٹل ازم کے بین بین ایک بہترین نظام ہے جو دونوں نظاموں کی برائیوں سے مبرّا اور دونوں نظاموں کی خوبیوں کا جامع ایک عظیم بین الاقوامی بہشتی نظام ہے جس کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مبارک رؤیا

"میں نے دیکھا کہ گویا زارِ
روس کا سونٹا میرے ہاتھ
میں ہے۔" (تذکرہ ص۴۵۹)

کے مطابق کمیونزم کے نظام کی خرابیوں کو دور کیا جائے گا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے روس میں اسلام کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوگی جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک مبارک کشف میں خبر دی ہے:-

"میں اپنی جماعت کو روس
کے علاقہ میں ریت کی مانند
دیکھتا ہوں۔"
(تذکرہ ص۸۱۳)

زندہ کتاب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن پر مبنی علمِ کلام میں تمام مذہبی اور مقدس کتابوں کے مقابلہ میں قرآن کریم کو "زندہ کتاب" کے طور پر پیش فرمایا ہے اور آپ نے تمام مذہبی کتابوں کے مقابلہ میں دلائل و براہین سے قرآن کریم کی اکملیت اور افضلیت کو نہایت عمدگی سے پیش فرما کر لاکھوں افراد کو قرآن کریم کا عاشق بنا دیا ہے۔ آپؑ کا یہ جدید علم کلام اس پس منظر میں ایک عظیم اسلامی خدمت ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت قرآن کریم کی بسم اللہ کی ب سے لے کر والنّاس کی س تک ایک ایک آیت پر مخالفینِ اسلام طرح طرح کے اعتراضات کر رہے تھے اور ادھر خود مسلمان تھے کہ قرآن کریم کو انہوں نے قرآن کریم کی آیت

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ
اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا
الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا
(فرقان آیت ۳۱)

کے مطابق اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا اور اس کے متعلق بعض عجیب و غریب خیالات نے لوگوں کے ذہنوں میں راہ پالی تھی جس کے نتیجہ میں مخالفین کی طرف سے اسلام اور قرآن کریم پر شدید اعتراضات کئے جاتے تھے اور ان اعتراضات کا صحیح جواب نہ ملنے کی صورت میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں اسلام اور قرآن کریم کی سچائی اور عظمت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے تھے ہزاروں مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا تھا۔ ان تمام غلط خیالات و نظریات کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تردید فرمائی اور مخالفینِ اسلام کے تمام اعتراضات کے جوابات دے کر قرآن کریم کی عملی تفسیر بیان فرمائی اور اپنی کتب میں قرآن کریم کے فضائل اور خوبیوں کو اس قدر عمدگی سے بیان فرمایا کہ ہر پڑھنے والا ہزار جان سے قرآن کریم پر فدا ہوا چاہتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

قرآن کریم کے تمام مذہبی کتابوں کے مقابلہ میں "زندہ کتاب" اور اس کے افضل و اعلیٰ کتاب ہونے کے ثبوت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دل پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات اُن کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکّل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔۔۔ وہ باپوں سے زیادہ اُن سے پیار کرتا ہے اور ان کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔"
(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۲۳)

مزید آپؑ نے فرمایا:-

"کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔۔۔ فقط فصاحت و بلاغت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔"
(ازالہ اوہام ص۳۰۷)

مزید آپ نے فرمایا ہے:-

"میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کا خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمالِ صالحہ کی تقسیم کا ہو قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں جب کہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔"
(رسالہ پیغام صلح ص۶۳)

زندہ رسولؐ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدید علمِ کلام میں سید الانبیاء و المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کے مقابلہ میں روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی اور زندہ رسول پیش کیا گیا ہے۔ آپ کا یہ جدید علم کلام اس پس منظر میں ایک عجیب علم کلام ہے کہ عام مسلمان تو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر (جسدِ عنصری کے ساتھ گزشتہ انیس سو سال سے) زندہ مان رہے ہیں مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں کہ آپ نے ساری مسلمان اور عیسائی دنیا کے مقابلہ میں یہ اعلان فرمایا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ قد مات عیسیٰ مطرقاً و نبیّنا حیٌّ
یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اس دنیا سے کوچ کرتے ہوئے فوت ہو چکے ہیں مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ جاوید نبی ہیں اور تا قیامت روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان کرنا تھا کہ ہر طرف سے اس کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ مگر آج ایک دنیا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیگر انبیاء کی طرح وفات یافتہ مانتی ہے اور وفات مسیح ناصری علیہ السلام کا عقیدہ جسے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے پیش فرمایا تھا آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے مقبول عام و خاص ہو چکا ہے!! یہ آپ کے علم کلام کی مقبولیت کی واضح دلیل ہے تاہم ابھی کچھ لوگ ہیں جو حیات مسیحؑ کے قائل ہیں۔ کاش ان لوگوں کو جلد یہ احساس ہو کہ اس عقیدہ سے تو عیسائیت کو تقویت ملتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبتِ رسولؐ نے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیگر انبیاء کی طرح وفات یافتہ قرار دیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے تا قیامت زندہ جاوید رسول اور زندہ نبی کے طور پر پیش کر کے دکھایا ہے اور ایسا صرف جذباتی رنگ میں نہیں بلکہ دلائل و براہین سے آپؑ نے روز روشن کی طرح پیش کر کے دکھا دیا ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے تمام انبیاء کے مقابلہ میں زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں کہ آپ کی سچی پیروی اور محبت سے ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں صدہا اور ہزاروں پاک باز وجود ایسے ہوئے جن کو خدا تعالےٰ کی محبوبیت حاصل ہوئی اور اس محبوبیت کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ان کو ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا۔ ان کو آئندہ زمانے کی غیب کی خبریں وحی و الہام سے دیں جو پوری ہوئیں ان کی دعائیں غیر معمولی رنگ میں پوری ہوئیں اور ان کے ہاتھ پر نشانات اور معجزات ظاہر ہوئے اور یہی روحانی نعمتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور محبت سے اس زمانہ میں بکثرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوئیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہمارے آقا سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں جیسا کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" (تجلیات الٰہی صفحہ ۱۹)

اور ایسا ہی آپ نے فرمایا ہے

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔۔۔۔ اور نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔" (کشتی نوح)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہو تو فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
فون نمبر ۴۳

شالوں کی مشہور دکان
"الفردوس شال ہاؤس"
۸۵۔ انارکلی لاہور
اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہول سیل کی
ایک نئی شاخ
الفردوس شال ہاؤس
۲۴۔ اتحاد بازار۔ اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے خدمات حاصل کریں
اور دعا فرمائیے
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹
گھر: ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶

آپ کا اپنا ادارہ
کوسموس ڈرائی کلینرز
جدید ڈرائی کلیننگ کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیے۔ اپنے احباب کے لئے ۲۵٪ فیصد کی سپیشل رعایت
مینیجر کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۳۰۸۷۲
چوک حسین آگاہی نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

ہمدرد نسواں (محبوب اٹھرا) قیمت مکمل کورس ۲۸/- روپے
دوائی فضل الٰہی قیمت مکمل کورس ۳۵/- روپے
مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

قادیان کا قدیمی
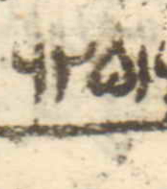
محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے
عبدالقادر ابن ماسٹر مولا خانصاحب
گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبہ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارات

اسلام اللہ تعالیٰ کا ہر لحاظ سے وہ کامل دین ہے جسے اس نے کرۂ ارض پر قیامت تک رونما ہونیوالے تمام بنی نوع انسان کی راہنمائی اور حقیقی نجات کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے دنیا میں قائم کیا ہے اور اس کے لئے یہ مقدر فرمایا ہے کہ جبکہ ادیان باطلہ کے مٹنے کے بعد یہ ساری دنیا میں غالب آئے اور ایک وقت ایسا آئے زمین کے تمام انسان اس پر عمل پیرا ہو کر زندگی کے اصل اور حقیقی مقصد کو پورا کرنے والے بنیں چنانچہ اسلام کے لئے جو عالمگیر غلبہ مقدر ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (الصف آیت ۱۰)

یعنی خدا تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اس دین کو تمام مذاہب پر غالب کرے۔

غلبۂ اسلام سے متعلق تین بنیادی حقیقتیں

(۱) غلبۂ اسلام کے ضمن میں قرآن مجید میں پہلی یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اس غلبہ کو اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت دو ادوار میں منقسم فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تکمیل ہدایت کا دور ہے اور دوسرا تکمیل اشاعت ہدایت کا دور۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ کا دور جو تکمیل ہدایت کا دور تھا اسی میں اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا کے تحت دین تکمیل کو پہنچا اور بعد ازاں اسلام اس وقت کی معلوم دنیا میں کروڑوں انسانوں کو اپنا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہوا۔ تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر فرمایا کہ اس کا ظہور بعثت مسیح موعود کے وقت آخری زمانہ میں عمل میں آئے جبکہ کرۂ ارض کے تمام علاقے دریافت ہو کر نیز قوموں اور ملکوں کے باہمی میل ملاپ اور ارتباط و اختلاط کی وجہ سے پورے کرۂ ارض نے ایک شہر کی شکل اختیار کرنا تھی۔ اس لئے تمام ائمہ سلف کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جملہ مذاہب پر اسلام کا موعودہ غلبہ مسیح موعود اور اسکی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ آخری زمانہ میں رونما ہوگا۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر میں سورۃ الصف کی مذکورہ بالا آیت کے تحت لکھا ہے ھو عند خروج عیسیٰ کہ یہ غلبہ مسیح موعود کی بعثت کے وقت ظاہر ہونا مقدر ہے۔

(۲) **دوسری بنیادی بات**

جو اسلام کے موعودہ غلبہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے یہ ہے کہ اسلام رفتہ رفتہ دنیا میں غالب آئے گا یہ غلبہ یکدم رونما نہیں ہوگا بلکہ جس طرح ایک بیج زمین میں سے ایک ننھی سی کونپل کی صورت میں نمودار ہو کر آہستہ آہستہ نشوونما پاتا اور ایک عرصہ گزرنے کے بعد لہلہاتی ہوئی کھیتی کی شکل اختیار کرتا ہے اسی طرح اسلام بھی درجہ بدرجہ ترقی کر کے طویل جدوجہد کے بعد غالب آئے گا اور یہ غلبہ ہر نوع کا کامل غلبہ ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور اس کی جماعت کی نسبت انجیل کی ایک تمثیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (الفتح آیت ۳۰)

یعنی انجیل میں مسیح موعود اور اس کے ساتھیوں کی جو حالت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ بیج کے دانوں سے اگنے والی کھیتی کی طرح ہوں گے جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی پھر اس کو آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے مضبوط کیا پھر وہ بیج نشوونما پا کر اور مضبوط ہو گئی۔ پھر مزید پھلنے پھولنے کے بعد اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہو گئی یہاں تک کہ بونیوالوں کو بہت بھلی لگنے لگی اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ بیج پھلتا پھولتا اور غالب آتا دیکھ کر کفار جلیں گے۔

(۳) **تیسری بنیادی بات**

غلبۂ اسلام کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ دو مرحلوں میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ پہلے مرحلہ میں اسلام کی دنیا بھر میں اشاعت کے ساتھ ساتھ ادیان باطلہ کا استیصال عمل میں آئے گا دوسرا مرحلہ اسلام کے کلی دنیا میں پھیلنے اور غالب آنے کا مرحلہ ہوگا۔ غلبۂ حق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی قدیم سے دو سنتیں چلی آ رہی ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ دنیا میں ابتداء ہی میں حق کو غالب کر دکھاتا ہے اور اس طرح غلبۂ حق کے نتیجہ میں باطل از خود مٹ جاتا ہے جیسا کہ اسلام کے دور اول میں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

(بنی اسرائیل آیت ۸۲)

یعنی اے رسول! سب لوگوں سے کہہ دے کہ حق آ گیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل ہے ہی بھاگ جانے والا۔ اور کبھی اللہ تعالیٰ حق کے ظہور اور اس کی ابتدائی اشاعت کے بعد باطل کو پہلے مٹاتا ہے اور اس کے مٹنے کے نتیجہ میں حق جلد پھیلتا چلا جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیش کے واسطے حق سے پر کر دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ (الشوریٰ آیت ۲۵)

اور اللہ تعالیٰ باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے نشانوں کے ساتھ قائم کر دیتا ہے

سو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا کہ اسلام کی ابتدائی اشاعت کے نتیجہ میں ادیان باطلہ کا استیصال پہلے عمل میں آئے اور پھر اسلام کے کامل اور دائمی غلبہ کا دنیا میں ظہور ہو۔

الغرض اسلام کے عالمگیر غلبہ کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تین بنیادی باتیں بیان فرمائی ہیں اول یہ کہ اسلام کا یہ موعودہ غلبہ مسیح موعود کے زمانہ میں رونما ہوگا دوم یہ کہ یہ غلبہ بیج سے اگنے والی کھیتی کی طرح بتدریج منصۂ شہود پر آئے گا سوم یہ کہ پہلے مرحلہ کے طور پر ادیان باطلہ کو صفحہ ہستی سے نابود کیا جائے گا اور پھر دوسرے مرحلہ کے طور پر اسلام زور شور سے دنیا میں پھیلتا ہوگا اور اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے پورے کرۂ ارض پر غالب آ جائے گا اور پھر اس کا یہ غلبہ دائمی ہوگا جو کبھی نہیں مٹے گا۔

غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم اور حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے موعودہ غلبہ کو ظاہر کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا جہاں اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی آسمانی بشارات سے دنیا کو آگاہ فرمایا وہاں غلبۂ اسلام کے مذکورہ بالا تینوں بنیادی امور پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی چنانچہ آپ نے اپنی ماموریت کے اعلان کے ساتھ ہی اپنی بعثت کی آسمانی غرض بیان کرتے ہوئے ایک دنیا کو مخاطب کر کے پہلی بنیادی بات یہ بیان فرمائی:

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے" (فتح اسلام)

لیکن ساتھ ہی دوسری بنیادی بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ اسلام کا یہ غلبہ آپ ہی آپ یکدم رونما نہیں ہوگا بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج منصۂ شہود پر آئے گا اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے ہمیں بے انتہا محنت اور جانفشانی سے قربانیاں دینا ہوں گی۔ چنانچہ سلسلہ میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا:

"لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے" (فتح اسلام)

پھر اسی ضمن میں ساتھ ہی تیسری بنیادی بات یہ بیان فرمائی کہ اسلام کی ابتدائی اشاعت کے نتیجہ میں پہلے تمام باطل مذاہب مٹا دیئے جائیں گے اور پھر ان کے استیصال کے بعد رونما ہونیوالے غلبہ میں اسلام زور شور کے ساتھ غالب آئے گا یہاں تک کہ کل عالم پر محیط ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ نے اس کے ساتھ ہی ایک پر جلال و پر ہیبت الہام کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدائی مدد اترے گی" (فتح اسلام)

بیج سے اگنے والی لہلہاتی کھیتی

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے دنیا میں غالب آنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنی بھی بشارتیں ملیں جب ہم ان کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ وہ ان تین بنیادی حقیقتوں کی وضاحتوں پر ہی مشتمل ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اپنے متبعین کو اس بیج سے تشبیہ دیتے ہوئے جو نشوونما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی وارتقاء کے مختلف مراحل میں سے گزر کر لہلہاتی ہوئی کھیتی یا تناور درخت کی صورت اختیار کرتا ہے۔ فرماتے ہیں

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ ایمان میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچا دے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ان سے ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی۔ وہ فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"

(الوصیت)

پھر اسی حقیقت کو اور زیادہ تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"ہر یک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ وہ اوّل صدمات کا تختۂ مشق ہوتا ہے مثلاً اس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینے تک اپنی قلبہ رانی کا تختۂ مشق رکھتا ہے اور ہل چلانے سے اس کا جگر پھاڑتا رہتا ہے۔ اسی طرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں اور ہر یک طرح سے ان کی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔ تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن اس لئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور لعنت کی جاتی ہے اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دکھ دئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ سچے ہیں بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضے سے کچھ قبض طاری ہو تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امر مقدر اپنی مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے۔
... جو خاتمہ امر پر مقدر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا۔ اور تجھے غلبہ ہوگا" (انوار الاسلام صفحہ ۵۲ تا ۵۴)

مذاہب باطلہ اور ان کا کُلّی استیصال

پھر یہ بھی ضروری تھا کہ ابتداءً آہستہ آہستہ اسلام پھیلنے کے ساتھ ساتھ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ کے تحت پہلے جملہ باطل مذاہب کا استیصال عمل میں آئے چنانچہ حضور علیہ السلام نے ان مذاہب کے مٹنے کی بھی نہایت زوردار الفاظ میں پیشگوئی فرمائی۔ اُس وقت ہندو دھرم میں سے علی الخصوص آریہ مت، اہل کتاب میں سے بالخصوص عیسائیت، جدید افکار و نظریات میں سے خاص طور پر فلسفہ و دہریت کی وجہ سے اسلام کو شدید خطرہ لاحق تھا اور یہ سب مذاہب غلبۂ اسلام کی راہ میں زبردست روک بنے ہوئے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ان میں سے ہر ایک رکاوٹ کے دور ہونے کی نہایت زوردار الفاظ میں پیشگوئی فرمائی۔

آریہ مت ۔ بہ مثال کے طور پر آپ نے آریہ مت کے بہت جلد مٹنے کی پیشگوئی شائع

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروز پور روڈ - بالمقابل تھانہ اچھرہ - لاہور فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

انوار برادرس جنرل اسٹور
میڈ بازار، ڈرگ کالونی کراچی ۲۵
جنرل اسٹور کا تمام سامان
نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

تریاق سلیمانی ۲/۵۰، ۵/-، ۶/-، ۱۳/۵۰		شانتی کیپسول ۱۰ کیپسول	۳۰/-
سرمہ حمید خورد ۲/-، کلاں نقشی	۴/-	منمو پین کیپسول	۱۲/۵۰
حب اکسیر البدن جواہر والی	۱۵/-	بینو بے بی ٹانک	۵/-
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس	۳۰/-	گولڈن بے بی ٹانک	۴/-
حب نور چشم و فضل کیپسول مکمل کورس	۳۵/-	سفوف مقوی دماغ	۲۰/-

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں - (مینیجر)

طب اسلامی کی کامیاب ادویات
ہاضمون اکسیر اعظم قیمت فی شیشی ۵/-
عرق ہاضمون شیریں (زنیز خورد بچوں کے لئے آب حیات) ۳/-
حبوب اٹھرا (مکمل کورس) ۲۸/-
ریح توڑ گولیاں ۵/-
مسیحائی مرہم (خارش توڑ) ۴/-
زود جام عشق (ٹانک پلز) ۶۰/-
تریاق مار گزیدہ (سانپ کے کاٹے کا علاج) ۱۰/-
نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ

بے بی ٹانک BABY TONIC فی شیشی ۴/- روپے
درجن ۳۶/-، گرس ۴۰۳/۲۰ بونس علاوہ
لٹریچر مفت طلب کریں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ - فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور ٹیوننر کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰- منٹگمری روڈ - لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب (یعنی آریہ مت) کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔ پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

عیسائیت:۔ اسی طرح دنیا سے عیسائیت کے کالعدم ہونے کے متعلق خدائی فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے رقم فرمایا:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولا میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے۔ اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزا چکھا دے سو اب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸)

فلسفہ و دہریت:۔ نیز فلسفہ اور دہریت کے بھی نابود ہونے سے متعلق خدائی تقدیر کا ذکر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں، کیسے ہی نئے نئے

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ۔ نزد گلیکسی سینما۔ اچھرہ لاہور

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

شاہی طبیب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

کے ہاتھوں قائم ہونے والا

واحد ادارہ

آپؓ کے شاگرد حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے صاحبزادہ

جناب حکیم انوار الحق جان صاحب

کی زیر نگرانی آج بھی روز اوّل کی طرح دکھی مخلوق کی خدمت میں دن رات مصروف ہے عورتوں کے امراض کے علاج کے لئے خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط تفصیل لکھ کر دوا منگائیں

۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق نام

دواخانہ حکیم نظام جان

فون نمبر ۳۹۹۷

خیر اندیش: منیجر دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملے سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے دن نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

اسلام کا کامل اور دائمی عالمگیر غلبہ

پہلے مرحلہ کے طور پر یَمْحَقُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ کے تحت ادیان باطلہ کے مٹنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ کے تحت دوسرے اور فیصلہ کن مرحلہ کے طور پر اسلام کے پورے کرۂ ارض پر غالب آنے کی عظیم الشان بشارت دیتے ہوئے ایک دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو دنیا میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱، ۲۲)

پھر اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اسلام کا یہ غلبہ ہر لحاظ سے کامل دائمی اور عالمگیر ہوگا آپ نے پوری تحدی کے ساتھ فرمایا:

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

غلبۂ اسلام کی ان تمام بشارتوں سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے نتیجہ میں اسلام کا کل دنیا میں غالب آنا مقدر ہے پہلے جملہ ادیان باطلہ کا استیصال عمل میں آئے گا اور پھر کل دنیا میں اسلام اس طور پر غالب آئے گا کہ بحر و بر کا کوئی حصہ بھی اس غلبہ سے باہر نہیں رہے گا ہر چند یہ اب بتدریج اور کَزَرْعٍ رونما ہونے والا یہ غلبہ جب اپنے کمال کو پہنچے گا تو پھر کبھی نہیں مٹے گا بلکہ قیامت تک اسی طرح چلتا جائے گا۔

بتدریج پوری ہونے والی ان بشارتوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ادیان باطلہ یعنی آریہ مت، عیسائیت، فلسفہ و دہریت لوگوں کی پھیلائی ہوئی بدعات اور سراسر غلط نظریات وغیرہ کا زور عملاً ٹوٹ چکا ہے اور اب دنیا اور ہی رنگ میں آتی جا رہی ہے ان مذاہب کا اب نام ہی نام باقی رہ گیا ہے ایک زندہ اور دلوں کو مسخر کرنے والی قوت کے طور پر یہ کالعدم ہو چکے ہیں اور حالات بہت جلد ایسا رخ اختیار کرنے والے ہیں کہ اسلام زور شور سے دنیا میں پھیلنا شروع ہوا اور "یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا" کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آجائے۔ یہ نظارہ چشم فلک دیکھے گی اور ضرور دیکھے گی۔ اس لئے کہ یہ خدائی تقدیر اور خدائے قادر و عزیز کا فیصلہ ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

(مسعود احمد دہلوی)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
— اپنے معروف ادارہ —
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
پر
تشریف لائیں
○ فون نمبر ۶۰۲۲۳ / ۵۳۴۴۰
○ رہائش — ۶۲۹۳۰
○ فیکٹری رچنا ٹاؤن — ۷۱۰۳۶۲
عمارتی لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں۔

شاہی طبیب
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد
حضرت حکیم نظام جان رحمۃ اللہ
کا چشمۂ فیض
(رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ اور بالمقابل ایوان محمود ربوہ
اب
حکیم عبدالحمید رجسٹرڈ درجہ اول
کے زیر نگرانی کام کرتا ہے۔
○ گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴ ○ ربوہ فون نمبر ۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشقِ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے اور تمام کائنات بھی اُسی کی مخلوق ۔ دنیا کے تمام مذاہب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا ذکر فرمایا ہے تمام انبیاء، اولیاء، ربانی، مصلح اور مجددین کے دنیا میں آنے کا مقصدِ وحید تعلق باللہ، خدا شناسی اور خدا نمائی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ تا وہ اللہ کا عبد بنے جیسا کہ فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذٰریٰت)

یعنی میں نے بڑے اور چھوٹے ہر قسم کے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔

اور عبد اس وجود کو کہتے ہیں جو دوسرے کا نقش قبول کر لے۔ پس انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے وجود میں پیدا کرے اور تمام و کمال خدا نما بن جائے۔ اور اس کے مظہرِ اتم ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ کے بابرکت و مقدس وجود کے ذریعہ دنیا کو خدا شناسی اور عرفانِ الٰہی کی نعمت ملی۔ صحابہؓ نے خدا تعالیٰ کی صفات کے زندہ و تابندہ نمونے دیکھے اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض کا چشمہ جاری و ساری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم مقصد بھی تعلق باللہ ہی ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کا عرفان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی متابعت سے پایا۔ آپ کی تمام تحریرات، کتب، ملفوظات کا نقطۂ مرکزی عشقِ الٰہی ہے ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۶ میں آپ نے فرمایا

"میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء کہتا ہوں کہ خدا ہے۔"

اور پھر یہ بھی بتایا۔

"یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس کی طرف قرآن شریف بلاتا ہے۔"
(سراج منیر صفحہ ۶۲)

اور یہ بھی کہ۔

"اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جائے۔"
(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۵۱)

"میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی عشقِ الٰہی میں سرشار رہتی۔ بچپن سے لے کر تا دمِ آخر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ آپ کا معین و مددگار رہا۔ خود فرمایا۔

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیرخوار
نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اور عشق و محبت الٰہی کا یہ پُرکیف منظر خالق و مخلوق کا اٹوٹ رشتہ، خدا اور اس کے بندے کا مضبوط ترین پیوند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری زندگی میں نظر آتا ہے۔ اوائل جوانی میں (جب کہ انسان دنیوی اغراض کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد محترم نے آپ کو ایک جگہ ملازمت کے لئے فرمایا تو حضور نے جواب دیا۔

"میری نوکری کا فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا۔"

یعنی میں نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے اور اب کسی اور سے تعلق باندھنے کی ضرورت نہیں ہے پھر والد محترم کی وفات کے موقع پر جب کہ ظاہری آمد کے ذرائع منقطع ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام تسلی دی۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

یعنی اے میرے بندے تو کس فکر میں ہے کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری زندگی میں ہر جگہ کارفرما نظر آتا ہے جب بھی کوئی ایسا موقع آیا کہ ذرا سا فکر دامنگیر ہوا۔ وہیں ندا آئی اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کا نعرہ بلند کیا۔ اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کے رموز و اسرار کی وضاحت فرمائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عامل ہونے کی تاکید فرمائی اور اس پر مداومت اختیار فرمائی، دعائیں کیں اور ہر آن اللہ تعالیٰ کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا اور فرمایا۔

"دونوں جہانوں میں میرا تو بس تو ہی سب ہے اور میں تجھ سے صرف تیرے ہی وصال کا آرزومند ہوں۔"
(دیباچہ براہین احمدیہ)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی پاک زندگی کے ہر قدم پر آپ کی دستگیری فرمائی عون و نصرت الٰہی ہر دم آپ کے شامل حال رہی۔ آپ کی سیرت و سوانح میں سب سے نمایاں اور ہر لحظہ کارفرما اگر کچھ ہے تو وہ یہ ہے کہ

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دِل سنگِ خارا ہو گیا
(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۶۵)

ابتدا میں آپ نے جب اس عظیم الشان کام کا آغاز فرمایا تو آپ اکیلے تھے اور اپنے بھی پرائے۔ نہ عزیزوں اور رشتہ داروں میں سے کسی نے ساتھ دیا۔ نہ دوستوں میں سے کسی نے مدد کی۔ بلکہ بعض نے تو یہ خیال کیا کہ یہ اکیلا بغیر کسی ساتھی اور مرید کے کب تک چلے گا لیکن اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزم و یقین یہ تھا کہ

"اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولا کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کے لئے خدمت بجا لاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق و صدقِ تمام سر انجام دوں۔"

اس عبارت کا لفظ لفظ عشق الٰہی میں ڈوبا ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ الٰہی کا مظہر ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں عقل و خرد عاجز ہیں اور اسی کے متعلق علامہ اقبال نے کہا ہے کہ

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

یہی جذبہ عشق و محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طغرائے امتیاز رہے اور یہی عشق الٰہی ہے جس پر آپ ہمیشہ گامزن رہے اپنی محنت اور کارکردگی کو کچھ بھی وقعت نہ دی بلکہ ہمیشہ یہی فرمایا۔

من نہ در کرم مایۂ کردارہا
عشق جوشید و ازو شد کارہا

اور یہ عشق الٰہی ہی ہے جس میں تن ہو کر عقل و خرد محوِ تماشائے لبِ بام ہو کر رہ جاتی ہے اور ایسا انسان دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اُسی یارِ یگانہ کا دیوانہ ہو کر رہ جاتا ہے اور یہ عشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں جا بجا آپ کو ملے گا۔

ہے عجب اک خاصیت تیرے جمال و حسن میں
جس کی اک چمکار سے مجھ کو کیا دیوانہ وار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُرخطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیرِ تیغِ آبدار
دل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جس کو نہیں بے دلبرِ یکتا قرار
عاشقی کی ہے علامت گر یہ دامانِ دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷)

اور نہ صرف آپ خود عشق الٰہی میں سرشار رہے بلکہ اپنی جماعت کو بھی اس لذت سے آشنا کیا۔

سنو ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق ہے اور جام تقویٰ
(درثمین)

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو...... میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"
(کشتی نوح)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے عرفان اور اس کی بصیرت کو عام کر دینے کا یہ جذبہ بفضل اللہ رنگ لایا اور ایک بہت بڑی جماعت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار منصۂ شہود پر آئی۔ یہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ان بے شمار نشانوں میں سے جن کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔

"میں ان نشانوں کو شمار نہیں کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتا جو مجھے معلوم ہیں (مگر دنیا انہیں نہیں دیکھتی) یعنی اے خدا میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اور میری روح تیرے نام سے ایسا اُچھلتی ہے جیسے ایک شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے اُچھلتا ہے۔ لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔"

(تریاق القلوب)

اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عشق الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رگ وریشہ میں سرایت کر گئی تھی اور آپ کو ایسا نفس مطمئنہ حاصل تھا کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں غیر اللہ کا تصور بھی نہ تھا جیسا کہ خود فرمایا۔

"نفس مطمئنہ کی حالت میں ایسا ہوتا ہے کہ جیسے پانی اوپر سے گرتا ہے اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے رگ وریشہ میں سرایت کر جاتی ہے اور وہ خدا ہی کی محبت سے جیتا ہے غیر اللہ کی محبت جو اس کے لئے ایک جلانے اور جہنم کے پیدا کرنے والی ہوتی ہے جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس کا نشان ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کی محبت ایسی حالت میں اس کے لئے بطور جان ہوتی ہے ..... خدا تعالیٰ ہی اس کی سچی خوشی اور پوری راحت ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۳)

اللہ تعالیٰ کے عاشقوں اور اس کے پاک اور نیک بندوں کی یہ خاصیت ہے کہ وہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر ہمیشہ عامل رہتے ہیں اور ان کی ہر حرکت وسکون محض اللہ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"عشقِ الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی
لاثانی فدا جو ہے عاشق اس دا کوئی نہ ثانی"

اور قرآن کریم ایسے ہی پاکباز اللہ والوں کے متعلق فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۔

(حم السجدہ ع۴)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور توحید خالص پر قائم ہو گئے اور پھر اس پر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور مصیبتوں کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو کہ تم اس جنت کے وارث ہو گئے جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے ہم اس دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں۔

اور یہی استقامت اور ثابت قدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پائی جاتی ہے اور آپ نے نہ صرف اس پر خود عمل کیا بلکہ تاکید فرمائی کہ آپ کی جماعت کا ہر فرد اس پر عمل کرے فرمایا۔

"یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں اور صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس

ٹویوٹا
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر
الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں
۳۸۔ تبت سنٹر۔ بندر روڈ کراچی
فون = ۷۴۶۰۹

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
• فون نمبر :۔ ۶۲۶۱۸
• گھر فون :۔ ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

فون ملز ۲۷۹۴۶
فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ فیصل آباد
امپورٹر — ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین، جاذبِ نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند۔
آفس :۔ منڈی گگی۔ ریل بازار فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلائیں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے خوشبو آ رہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اور آج بھی یہی نعرہ ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہ اے خدا تو ہم سب کو استقامت عطا فرما اور اپنے فضل و کرم سے اپنی رضا کی جنتوں کا وارث بنا۔ وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بچوں کی کُتب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے خود بچوں ہی کی سادہ اور آسان زبان میں مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد حاصل فرما کر اپنے عزیز بچوں کو ان سے استفادہ کا موقع بہم پہنچائیں۔

(۱) پیارے اسلام کی پیاری باتیں (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں
(۳) پیارے مہدی کی پیاری باتیں (۴) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں (۶) سوانح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۷) سوانح حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ"

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم کے اپھارہ کے لئے

فی پیکٹ ۲/- روپے۔ درجن ۱۸/- روپے۔

گرس ۲۱۶/- روپے۔ بونس علاوہ

حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

وولٹیج، ریگولیٹر و سٹیبلائزرز

(برائے)

ایئر کنڈیشنرز، ڈیپ فریزر، فوٹوسٹیٹ مشین و ٹی وی

مینوفیکچررز و امپورٹرز، الیکٹرونک کنسرن ۱۲۴ ہال روڈ

(لاہور فون ۵۶۶۸۵)

چائنا ہیئر ٹانک

بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے

ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

این میڈیکوز ۱۲ پونچھ روڈ۔ لاہور

بچوں کی تربیت کا آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ یقیناً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔ سالانہ قیمت بارہ روپے ہے۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

دانتوں کے امراض کا علاج

اینٹی پائیوریا۔ ANTI PYORRHEA قیمت ۱۵/-

اینٹی کیریز۔ ANTI CARIES قیمت ۱۵/-

پائیوریا منجن۔ PYORRHEA POWDER قیمت ۱۵/-

ٹوتھ کیور۔ TOOTH CURE قیمت ۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت پندرہ روپے

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ماہنامہ مصباح ربوہ

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن، دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع، خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھایئے قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ یہ بابرکت تحریک اور امانت خالص ہیں۔ خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔ (مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا
تدبیر ہے اور
دُعا
اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد
اصولی علاج کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر:- ۵۲۲

شمیم میڈیسنز
انگریزی ادویات کا مرکز
بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ
خصوصی سہولت رات کو دس بجے کے بعد مکان پر تشریف لائیں۔
ایمبولنس کی سہولت ہے!
منیر احمد ملک بر مکان لیڈی ڈاکٹر شمیمہ منیر
فون رہائش:- ۵۲۶ فون سٹور:- ۵۲۷

SI 4-77 SCAN

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد اعتماد ادارہ
فون ۴۶۶۲
الکیمسٹس
EL-KEMISTS
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن، پی آئی ڈی سی اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہمارا نصب العین • دیانت اور امانت
انیس اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
— اقصیٰ روڈ ربوہ —
زرعی اراضی، مکان اور رہائشی پلاٹس کی خرید و فروخت کے لئے تشریف لائیں

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ٥ معیاری ٥ عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے
نور اختر علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ فون ۲۸۱ کو یاد فرمائیں

بواسیر کیور PILES CURE
کیپسول نمبر۱ ۲۰۰ پوٹینسی ۱-۵۰
کیپسول نمبر۲ ۱۰۰۰ " ۳-۰۰
کیپسول نمبر۳ ۱۰ ہزار " ۴-۵۰
کیپسول نمبر۴ ایک لاکھ " ۹-۰۰
۴ کیپسولز کا مکمل کورس ۱۵-۰۰
ڈاک خرچ و پیکنگ ۵-۰۰
ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب کریں
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو رجسٹرڈ)
پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ
فون نمبر:- ۶۰۷/۶۰۶

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی زخون پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تین سال سے آپ کی بے لوث خدمت کرنے والا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے

آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱

فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن

رحمت بازار ربوہ

کو

یاد رکھیں

سونے چاندی کے زیورات

اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے

اور

خرید و فروخت کے لئے

نیز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں

دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی و نورتن کو کے خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبد المنان ناصر ولد عبد السلام صاحب

نزد جمال بیکری گول بازار ربوہ۔

فون ۵۵

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے

"الحمرا اسٹیٹس"

۶۹۹۔ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پروپرائیٹرز

خادم حسین وڑائچ، طاہر احمد وڑائچ

جائیداد کی خرید و فروخت

(کیلئے)

بہترین، با اعتماد اور مخلص ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

راجپوت پراپرٹی ڈیلر

(فضل مارکیٹ گول بازار ربوہ)

انگریزی ادویات ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد

نادر موقع

۱۔ عظیم پارک کالونی

مسجد اقصیٰ سے غربی جانب ۱/۲ فرلانگ ساہی والی روڈ پر میٹھا پانی، پانچ مرلہ، دس مرلہ کے پلاٹس موجود ہیں۔

۲۔ دار الرحمن کالونی

مسجد اقصیٰ سے شرقی جانب جلسہ گاہ کے بالکل ساتھ ۱ کنال کے پلاٹ

نیز ربوہ کے ہر محلہ میں رہائشی پلاٹس و مکان خریدنے کے لئے

— اور —

مضافات ربوہ میں زرعی زمین خریدنے کے لئے رجوع فرمائیں۔

فون دفتر ۵۰۸ رہائش ۴۰۵

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون ۶۶۴

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ

علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔

آپ کا خادم شیخ عبد الخالق۔ کالج روڈ۔ چوک اقصیٰ۔ ربوہ

ربوہ اور مضافات ربوہ میں

سکنی۔ زرعی۔ رہائشی۔ مکان۔ کوٹھی و پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے اپنے قابل اعتماد ادارہ کو خدمت کا موقعہ دیں۔ انشاء اللہ آپ کا اعتماد بحال رہے گا۔

فضل عمر پراپرٹی ڈیلر و مرکس سپلائیرز۔ نزد ریلوے پھاٹک مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ